جہدِ مسلسل

المسیح کی پیروی

جہدِ مسلسل

المسیح کی پیروی

ایم۔ نیلر

jahd-e-musalsal. almasīh kī pairawī

(Pressing On. Living as a Disciple of Isa al-Masih)

by M. Naylor
transl. by G.M. Ansari
(Urdu-Persian script)

© 2017 3rd edition M. Adabi Anjuman
published and printed by
Good Word, New Delhi

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرستِ مضامین

1 آپ کون ہیں؟ آپ کی نئی زندگی	3
2 آپ کون ہیں؟ آپ میں روح القدس	8
3 اللہ سے آپ کا رشتہ: دعا	13
4 اللہ سے آپ کا رشتہ: کلام کا مطالعہ	19
5 ایمان داروں سے آپ کا رشتہ: رفاقت	24
6 غیر ایمان داروں سے آپ کا تعلق: تبلیغ	28
7 دنیا کے ساتھ آپ کا تعلق: اعلیٰ اخلاقی معیار	33
8 گناہوں کی معافی	38
9 نیک اعمال: ثواب	43
10 فرماں برداری اور اللہ کی مرضی: مسیح کی حکمرانی	48
11 آزادی اور رضائے الٰہی	54
12 روزہ، خیرات اور حج	60

13 دُکھ اور ہماری زندہ اُمید 67

14 ضمیمہ 1: عیسیٰ مسیح کا پیروکار بننے کا راستہ 72

15 ضمیمہ 2: مسیحی اور مسیحیت 75

صدہائے مبارک باد کہ آپ کو خداوند عیسیٰ المسیح سے نئی زندگی کا تحفہ عنایت ہوا ہے۔ آپ نے عیسیٰ مسیح کے پیروکار بننے کے پہلے اقدام اُٹھائے ہیں، اور اب آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ یہ نئی زندگی کیسے گزاریں (یہ پہلے اقدام ضمیمہ نمبر 1 میں درج ہیں)۔

یہ کتاب دو طرح سے استعمال کی جا سکتی ہے۔ ایک تو آپ شروع سے لے کر آخر تک اِس کا مطالعہ کر سکتے ہیں تاکہ نئی زندگی میں مدد حاصل ہو۔ یا پھر جب کبھی آپ کو کسی مضمون پر ہدایت کی ضرورت ہو تو آپ اِس کتاب کو بطورِ کتابِ اقتباس بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر پہلے سبق میں اِس پر زور دیا جاتا ہے کہ ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ لیکن مسیح کے پیروکار کو دعا کیسے کرنی چاہیئے؟ تیسرا سبق اِس کا جواب دیتا ہے کہ دعا کیا ہے۔ چنانچہ اگر آپ کو دعا کی فکر ہے تو پہلے تیسرے سبق کا ملاحظہ فرمائیں۔

کتابِ مقدس توریت، تاریخی صحائف، صحائفِ حکمت اور زبور، صحائفِ انبیا اور انجیل پر مشتمل ہے۔ اگلے صفحوں میں درج حوالجات سب کتابِ مقدس سے نکالے گئے ہیں۔ اگر آپ کے پاس کتابِ مقدس ہو تو بہتر ہے کہ آپ اُس میں ہر ایک آیت کو تلاش کر کے اُس سے پہلے اور بعد کی آیات بھی پڑھیں۔ تب آپ کو حوالجات کو سمجھنے میں مزید مدد ملے گی۔

حوالاجات کس طرح معلوم ہو سکتے ہیں؟ مثلاً یوحنا 16:3 سے مراد یوحنا کی کتاب میں تیسرے باب کی آیت 16 ہے۔

اگر آپ سوالات پوچھنا چاہیں تو ہمیں لکھنے سے ہرگز نہ ہچکچائیں۔ اگر کوئی دوسری بات آپ کی سمجھ میں نہ آئے تو ہم آپ کی مدد کرنے کے لئے حاضر ہیں۔

عیسیٰ مسیح میں نئی زندگی کی بنیاد محبت ہے، اور محبت ہی ہمیں عیسیٰ مسیح کی پیروی کرنے پر اُبھارتی ہے۔ محبت پر مبنی یہ زندگی گزارنے کے لئے ہر سبق میں آپ کو حوصلہ افزا مشورے دیئے گئے ہیں۔

عیسیٰ فرماتے ہیں،

> ’رب اپنے خدا سے اپنے پورے دل، اپنی پوری جان اور اپنے پورے ذہن سے پیار کرنا۔‘ یہ اوّل اورسب سے بڑا حکم ہے۔ اور دوسرا حکم اِس کے برابر یہ ہے، ’اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔‘ (متی 22:37-39)

کتاب کا مطالعہ کرنے میں اللہ آپ کو برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

1 آپ کون ہیں؟ آپ کی نئی زندگی

عیسیٰ مسیح کے ذریعے آپ کا خدا سے تعلق بدل گیا ہے اور نتیجتاً آپ کی حیثیت بھی بدل گئی ہے۔

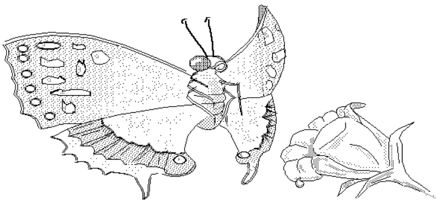

کیا آپ نے کبھی چھوٹی سی تتلی کو اپنے خول میں سے نکلتے، اپنے پروں کو دھوپ میں سُکھانے کے لئے پھیلاتے اور پھر اُڑ جاتے ہوئے دیکھا ہے؟ اگر ہاں، تو پھر آپ اللہ کی عظیم قدرت کے بے شمار شواہد میں سے ایک کے گواہ ہیں۔ جو کیڑا پتوں پر آہستہ آہستہ رینگتے ہوئے اپنی زندگی گزارتا تھا وہ معجزانہ طور پر ایک خوب صورت مخلوق میں تبدیل ہو گیا ہے جو آسمان کی طرف پرواز کرسکتا ہے۔ جب آپ عیسیٰ مسیح پر ایمان لائے تو آپ بھی تتلی کی طرح بدل گئے۔ آپ کے اندر تبدیلیاں آ گئی ہیں۔ ایسی تبدیلیاں جو جوش و ولولہ دلاتی ہیں، جو آپ کو خوشی سے معمور کر کے ایسے چال چلن کی لیاقت بخشتی ہیں جو اللہ کو پسند ہے۔ یہ کس قسم کی تبدیلیاں ہیں؟

آپ نئی مخلوق بن گئے ہیں۔

> چنانچہ جو مسیح میں ہے وہ نیا مخلوق ہے۔ پرانی زندگی جاتی رہی اور نئی زندگی شروع ہو گئی ہے۔
>
> (2 کُرنتھیوں 17:5)

خداوند عیسیٰ خود فرماتے ہیں کہ جب کوئی ایمان لائے تو یہ نئے سرے سے پیدا ہونے سے مطابقت رکھتا ہے (یوحنا 3:3)۔ تتلی کی طرح آپ نئی مخلوق بن گئے ہیں۔ تتلی کی طرح آپ کی پوری زندگی کا مطلب

اورمقصد بدل گیا ہے۔ چونکہ اللہ کے ساتھ آپ کا تعلق بدل گیا ہے، اِس لئے آپ کی پوری زندگی بدل گئی ہے۔

آپ اللہ کے فرزند بن گئے ہیں۔

> توبھی کچھ اُسے قبول کر کے اُس کے نام پر ایمان لائے۔ اُنہیں اُس نے اللہ کے فرزند بننے کا حق بخش دیا۔ (یوحنا 12:1)

ایمان لانے پر ہم عیسیٰ مسیح کی موت میں اُس کے ساتھ پیوست ہو گئے ہیں۔ اور موت میں اُس کے ساتھ پیوست ہو جانے سے ہم اپنے گناہوں سے آزاد ہو گئے ہیں (رومیوں 5:6 و مابعد)۔ اس لئے اب آپ کا خدا کے ساتھ نیا تعلق ہے۔ آپ کی شناخت تبدیل ہوگئی ہے۔ اب آپ کو نیا روحانی شناختی کارڈ دیا گیا ہے۔ اب آپ کی شناخت یہ نہیں ہے کہ آپ گناہ گار ہیں بلکہ یہ کہ آپ اللہ کے پاک فرزند ہیں۔

اللہ کے نزدیک آپ کو راست باز قرار دیا گیا ہے۔

> مسیح بے گناہ تھا، لیکن اللہ نے اُسے ہماری خاطر گناہ ٹھہرایا تاکہ ہمیں اُس میں راست باز قرار دیا جائے۔ (2 کرِنتھیوں 21:5)

اللہ نے مقرر کیا ہے کہ آپ کی شناخت عیسیٰ مسیح سے پیوست ہو۔ اِسی لئے اُس کی راست بازی آپ میں ظاہر ہو جائے گی۔ اللہ نے آپ کو مقدس ہونے کے لئے بلا لیا ہے (1 کرِنتھیوں 2:1)۔
جن گناہوں اور بُرائیوں نے آپ کو اللہ سے الگ کر رکھا تھا وہ سب خداوند عیسیٰ مسیح کی قربانی کے ذریعے آپ سے دُور کر دی گئی ہیں اور آپ کو دھو کر صاف کر دیا گیا ہے۔ اب آپ خدا کی نظر میں راست باز ہیں۔

مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

جب اللہ اپنے کلام سے ہمیں کچھ سکھائے تو ہمیں پوچھنا چاہیئے کہ "اب مَیں کیا کروں؟" جو کچھ آپ نے مسیح میں اپنی نئی زندگی کے بارے میں سیکھا ہے اُس کے جواب میں آپ کو کیا کرنا چاہیئے؟

- خدا کا شکر کریں جس نے اپنی بےحد محبت کے باعث آپ کو گناہ سے پاک صاف کر کے آپ کو ایک نئی مخلوق بنا دیا ہے۔
- گناہ سے دُور رہیں، کیونکہ یوں ہی آپ ظاہر کریں گے کہ آپ اللہ کے فرزند ہیں اور کہ آپ اُس سے محبت رکھتے ہیں۔
- اللہ کے ساتھ اپنے نئے تعلق کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے خدا کے کلام کا مطالعہ کرتے رہیں۔

ذرا سوچیں تو

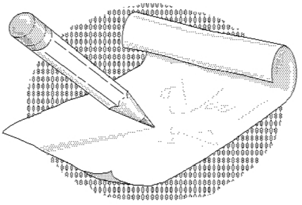

مبارک ہو! اگر آپ نے درجِ بالا اقدام اُٹھائے ہیں تو آپ اپنی نئی زندگی میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ لیکن یہیں پر نہ رُکیں۔ کتابِ مقدس ہمیں ہدایت کرتی ہے کہ "دَوڑے ہوئے جاؤ!" (فلپّیوں 14:3)، کہ ہم اپنی روحانی زندگی میں دَوڑے چلیں۔ جو کچھ آپ نے سیکھ لیا ہے اُسے سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے کے لئے اپنے آپ سے ذیل کے سوالات پوچھیں:

- مَیں اللہ سے اپنی محبت کیسے دکھاؤں؟

- مَیں نے کون سے گناہوں سے توبہ کی ہے؟

- پاک ہونے کا مطلب کیا ہے؟

- دوسروں نے میری زندگی میں تبدیلی کو کیسے دیکھا ہے؟

یاد کرنے کی آیات

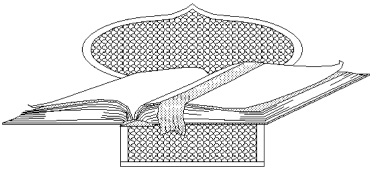

اللہ کے کلام کو یاد کرنا عیسیٰ مسیح کی پیروی میں بڑھنے کا بہترین طریقہ ہے۔ یہ کرنے سے ہمیں آزمائش میں پڑتے وقت تقویت حاصل ہوتی ہے۔ نیز، کلام کو یاد کرنے سے ہم بہتر طور پر معلوم کر سکتے ہیں کہ خدا کی ہماری زندگی کے لئے مرضی کیا ہے۔

ذیل کی آیت کو یاد کریں جو نئی زندگی کے متعلق ہے۔

> چنانچہ جو مسیح میں ہے وہ نیا مخلوق ہے۔ پرانی زندگی جاتی رہی اور نئی زندگی شروع ہو گئی ہے۔
>
> (2 کُرنتھِیوں 17:5)

دعا

ذیل کی دعا آپ کو نمونے کے طور پر دی گئی ہے تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ ہم کس طرح عیسیٰ مسیح کے نام میں شکر گزاری کی دعا کر سکیں۔ شروع میں آپ یہ دعا استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن یاد رہے، خدا چاہتا ہے کہ ہم اپنی طرف سے بھی دعا کریں۔ خدا کے پاس صرف وہی دعا قابلِ قبول ہے جو ہمارے دلوں

سے نکلتی ہے۔ دوسروں کی پیش کردہ دعاؤں کو بے توجہی سے دہرانے سے ہم اُسے راضی نہیں کرسکتے (متی 7:6)۔

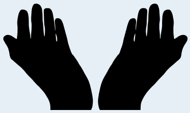

اے خداوند خدا ! مَیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تُو نے مجھے اپنے فرزند مسیح کے نام میں اپنے پاس آنے کا حق دیا ہے۔ تُو نے مجھے ایک نئی مخلوق بنایا ہے۔ اور مجھے میرے گناہوں سے دھو کر صاف کیا ہے۔ تیری مہربانی ہے کہ تُو نے مجھے یہ نئی زندگی گزارنے کے لئے چن لیا ہے۔ مَیں تیرا شکر کرتا ہوں۔ دعا ہے کہ میری زندگی شکر کے اِس احساس کا اظہار کرے، کہ جو کچھ مَیں کروں یا کہوں تجھے پسند ہو۔ مَیں یہ دعا عیسیٰ مسیح کے نام میں مانگتا ہوں۔ آمین۔

2 آپ کون ہیں؟ آپ میں روح القدس

نہ صرف آپ کا اللہ کے ساتھ تعلق تبدیل ہو گیا ہے بلکہ ساتھ ساتھ اُس نے آپ کو روح القدس بخش دیا۔ وہی عیسیٰ مسیح کے لائق زندگی گزارنے میں آپ کی مدد کرتا ہے۔

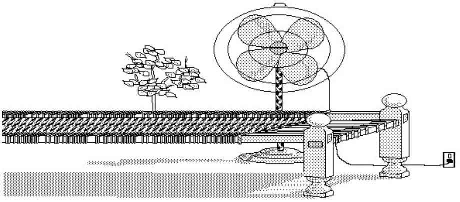

بجلی کا پنکھا ایک حیرت انگیز ایجاد ہے جو شدید گرمی کا مقابلہ کرنے کے لئے لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ لیکن اگر بجلی نہ ہو تو یہ بالکل بے کار ہے۔ اگر بجلی نہ ہو تو مشین کام نہیں کرے گی، چاہے وہ کتنے ہی بہتر طریقے سے کیوں نہ بنائی گئی ہو۔

ہماری روحانی زندگی بھی ایسی ہی ہے۔ اللہ نے ہمیں مقدس قوم میں تبدیل کیا ہے تاکہ ہم پاک و مقدس زندگی گزاریں۔ لیکن ہم وہ طاقت، حکمت اور قابلیت کہاں سے لائیں جو نئی زندگی گزارنے کے لئے درکار ہے؟ خدا نے ہمیں بغیر بجلی کے نہیں چھوڑا بلکہ اُس نے روح القدس ہمیں عنایت فرمایا تاکہ وہ ہمارے اندر بسے اور ہماری راہنمائی کرے۔ یوں ہم ایسی زندگی گزار سکتے ہیں جو اُسے پسند ہے۔

روح القدس کس طرح ہمارے اندر کام کرتا ہے؟

- آپ کو روح القدس ملا ہے جو آپ کے اندر بسا ہوا ہے۔ آسمان پر چڑھ جانے سے پہلے عیسیٰ مسیح نے اپنے پیروکاروں سے یہ وعدہ فرمایا،

> مَیں باپ سے گزارش کروں گا تو وہ تم کو ایک اَور مددگار دے گا جو ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا یعنی سچائی کا روح۔ (یوحنا 14:16-17)

یہ وعدہ تھوڑے عرصے بعد پورا ہو گیا (دیکھئے اعمال باب 2)۔ جس وقت روح القدس نازل ہوا اُس وقت پطرس رسول نے اِس وعدے کی تصدیق کر کے کہا،

> آپ میں سے ہر ایک توبہ کر کے عیسیٰ کے نام پر بپتسمہ لے تاکہ آپ کے گناہ معاف کر دیئے جائیں۔ پھر آپ کو روح القدس کی نعمت مل جائے گی۔ کیونکہ یہ دینے کا وعدہ آپ سے اور آپ کے بچوں سے کیا گیا ہے، بلکہ اُن سے بھی جو دُور کے ہیں، اُن سب سے جنہیں رب ہمارا خدا اپنے پاس بُلائے گا۔ (اعمال 2:38-39)

یہ بات آپ پر بھی صادق آتی ہے۔ چونکہ آپ عیسیٰ مسیح کے پیروکار بن گئے ہیں اِس لئے آپ کو بھی روح القدس کی نعمت مل گئی ہے۔

- روح القدس پاکیزہ زندگی گزارنے میں آپ کی راہنمائی کرتا ہے۔ کتابِ مقدس فرماتی ہے،

> لیکن آپ پرانی فطرت کے اختیار میں نہیں بلکہ روح کے اختیار میں ہیں۔ شرط یہ ہے کہ روح القدس آپ میں بسا ہوا ہو۔ (رومیوں 8:9)

یہ بھی لکھا ہے،

> اگر آپ روح القدس کی قوت سے اپنی پرانی فطرت کے غلط کاموں کو نیست و نابود کریں تو پھر آپ زندہ رہیں گے۔ جس کی بھی راہنمائی روح القدس کرتا ہے وہ اللہ کا فرزند ہے۔ (رومیوں 8:13-14)

- دعا مانگتے وقت روح القدس ہماری مدد کرتا ہے۔ حقیقت میں دعا اللہ سے گفتگو ہے۔ چونکہ ہم اُس کے فرزند عیسیٰ مسیح کے نام میں دعا کرتے ہیں اِس لئے خدا ہماری دعائیں سنتا ہے (دعا کے بارے میں دیکھیں تیسرا سبق)۔ چونکہ ہم کمزور انسان ہیں اِس لئے ہم مناسب دعا کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ اِس لئے اللہ نے ہمارے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ

> اِسی طرح روح القدس بھی ہماری کمزور حالت میں ہماری مدد کرتا ہے، کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ کس طرح مناسب دعا مانگیں۔ لیکن روح القدس خود ناقابلِ بیان آہیں بھرتے ہوئے ہماری شفاعت کرتا ہے۔ (رومیوں 26:8)

مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

اب تو آپ روح القدس کے بارے میں جان گئے ہیں جو آپ میں ہے۔ اب لازم ہے کہ آپ خود قدم اُٹھائیں تاکہ روح القدس آپ کی زندگی کے ہر پہلو میں آپ کی راہنمائی کرے۔ کس طرح پاک روح کے تحت چلنا چاہیئے؟

- پاک روح کی نعمت کے لئے اللہ کا شکر کرکے دعا کریں کہ وہ آپ کو اُس کام کے لئے حساس بنائے جو مقدس روح آپ کے اندر کر رہا ہے۔
- جب کبھی آپ گناہ کی آزمائش میں جا پڑیں تو اپنے اندر بسنے والے روح القدس کی طرف متوجہ ہو جائیں اور بُرائی پر غلبہ پانے کے لئے اُس سے قوت حاصل کریں۔
- خدا کے قریب رہنے کی شدید آرزو رکھیں، اور اُسے مزید جاننے کی گہری خواہش رکھیں۔ روح القدس ہمیں اللہ کی سچائی کے بارے میں سکھانا چاہتا ہے۔ ہاں، وہ خداوند عیسیٰ مسیح کو جلال دینا چاہتا ہے (یوحنا 16:13-15)۔ جب آپ یہ اپنی زندگی کا مقصد بنا لیں گے تو روح القدس آپ کی مدد کے لئے حاضر رہے گا۔

ذرا سوچیں تو

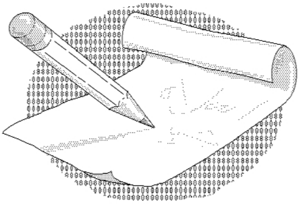

نئی زندگی کے متعلق آپ کے علم میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن سب سے ضروری یہ ہے کہ آپ اُسے عمل میں لائیں۔ جو کچھ آپ نے سیکھا ہے اُسے کام میں لانے میں ذیل کے سوالات آپ کی مدد کریں گے۔

- میری زندگی میں کون سا گناہ ہے جس سے دُور رہنے کے لئے مجھے روح القدس کی طاقت کی ضرورت ہے؟

- مجھے اپنی زندگی میں خدا کے روح کی کیوں ضرورت ہے؟

- مجھے کیا کرنا چاہیئے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ مَیں اللّٰہ کو مزید جاننا چاہتا ہوں؟

یاد کرنے کی آیات

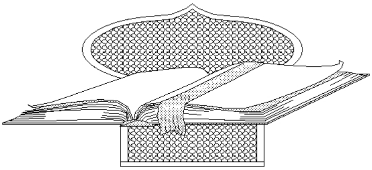

ذیل کی آیات کو یاد کریں جو یہ یاد دلانے میں آپ کی مدد کریں گی کہ روح القدس آپ کی مدد اور راہنمائی کرتا ہے۔ حفظ کرتے وقت اپنے آسمانی باپ کا شکر کریں کہ اُس نے روح القدس کے ذریعے آپ کے ساتھ نیا رشتہ قائم کیا ہے۔

کیونکہ اللّٰہ نے جو روح آپ کو دیا ہے اُس نے آپ کو غلام بنا کر خوف زدہ حالت میں نہیں رکھا بلکہ آپ کو اللّٰہ کے فرزند بنا دیا ہے، اور اُسی کے ذریعے ہم پکار کر اللّٰہ کو ”ابّا“ یعنی ”اے باپ“ کہہ سکتے ہیں۔ روح القدس خود ہماری روح کے ساتھ مل کر گواہی دیتا ہے کہ ہم اللّٰہ کے فرزند ہیں۔ (رومیوں 8:15-16)

دعا

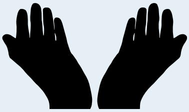

اے کائنات کے قادرِمطلق خداوند، مَیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ مَیں خداوند عیسیٰ مسیح کی طرح تجھے باپ کہہ سکتا ہوں۔ مَیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تُو نے مجھے نئی مخلوق بنایا ہے، کہ تُو نے خداوند عیسیٰ کے خون کے ذریعے مجھے گناہوں سے دھو کر پاک صاف کیا اور اپنے مقدس روح سے نوازا ہے۔ تیرا شکر ہے کہ اب سے وہ مجھ میں بستے ہوئے تیری سچی راہ کے مطابق میری مدد کرے گا۔ بخش دے کہ مَیں اُس کی آواز پر دھیان دوں اور اُس کے اختیار کے ساتھ چلوں تا کہ تیرا گناہ نہ کروں۔ مجھے اپنے مقدس روح سے معمور کر تا کہ مَیں روزانہ تیرے حضور آؤں۔ عیسیٰ مسیح کے نام میں۔ آمین۔

3 اللہ سے آپ کا رشتہ : دعا

خدا کا فرزند ہونے کے باعث آپ کو خدا سے بات کرنے کا عظیم استحقاق حاصل ہوا ہے۔ اللہ کی نظر میں آپ کو اُس سے کس طرح دعا کرنی ہے؟ یہ اِس سبق کا مضمون ہے۔

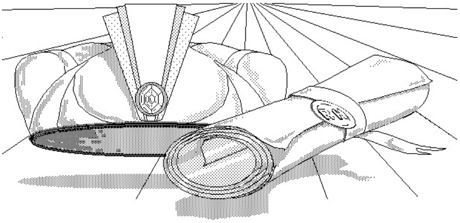

ذرا تصور کریں کہ ایک شخص اپنا کوئی معاملہ کسی بڑے بادشاہ کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرے۔ چاہے وہ کتنی کوشش کیوں نہ کرے وہ بادشاہ کے حضور نہیں پہنچ سکتا۔ لازم ہے کہ پہلے وہ بادشاہ کے ملازموں سے رابطہ قائم کرکے اُن ہی سے بات کروائے۔ اب تصور کریں کہ بادشاہ کے بیٹے کو کوئی مسئلہ ہو۔ وہ کیا کرے گا؟ وہ سیدھے بادشاہ کے پاس جائے گا اور اُس سے کہے گا، "ابو جی!" بیٹے کو ایسا کرنے کی اجازت کیوں ہے؟ لفظ "ابو" وجہ ظاہر کرتا ہے۔ باپ سے خاص رشتے کے باعث بیٹے کو بادشاہ کے حضور جانے کی اجازت ہے۔

آپ پر بھی یہی بات صادق آتی ہے۔ اللہ کی حیثیت تو رہی ہے۔ اب تک وہ قادرِ مطلق اور جہان کا بارُعب بادشاہ ہے۔ لیکن اب آپ عیسیٰ مسیح کے خون کے ذریعے خدا کے خاندان میں شامل ہو کر اُس کی حضوری میں آنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ اب آپ اُس کے حضور اپنی درخواستیں پیش کر سکتے ہیں۔ فرزند ہونے کے باعث آپ کو دعا میں اُس عظیم بادشاہ سے باتیں کرنے کا استحقاق ملا ہے۔ اللہ کا کلام دعا کے اِس استحقاق کے بارے میں ہمیں کیا کیا سکھاتا ہے؟

- خدا کی مرضی ہے کہ ہم اُس سے دعا کریں۔ اِس امکان کی گنجائش ہی نہیں کہ اللہ ہماری دعا قبول نہ فرمائے، کیونکہ عیسیٰ مسیح میں اُس نے پہلے ہی ہمیں قبول فرمایا ہے۔

> اور ہر موقع پر روح میں ہر طرح کی دعا اور منت کرتے رہیں۔ جاگتے اور ثابت قدمی سے تمام مقدسین کے لئے دعا کرتے رہیں۔ (افسیوں 18:6)

باپ کی حیثیت سے وہ خوش ہوتا ہے جب اُس کے فرزند دعا میں اُس کے پاس آتے ہیں۔ انجیلِ مقدس فرماتی ہے کہ ہماری دعائیں خدا کے حضور پسندیدہ خوشبودار بخور ہیں (مکاشفہ 8:5)۔

- ہمیں یقین ہو کہ اللہ اپنے وعدے پورے کرے گا، کہ وہ ہماری دعائیں سُنے گا۔

> لیکن اپنی گزارش ایمان کے ساتھ پیش کریں اور شک نہ کریں، کیونکہ شک کرنے والا سمندر کی موج کی مانند ہوتا ہے جو ہَوا سے اِدھر اُدھر اُچھلتی بہتی جاتی ہے۔ (یعقوب 6:1)

- لازم ہے کہ ہم عیسیٰ کے نام میں دعا کریں، کیونکہ ہم خدا کے فرزند عیسیٰ مسیح کے باعث اُس کے حضور آ سکتے ہیں۔ ہمیں صرف اِسی لئے دعا کرنے کا حق حاصل ہے۔ آسمان پر چڑھ جانے سے پہلے عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ

> مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو کچھ تم میرے نام میں باپ سے مانگو گے وہ تم کو دے گا۔ اب تک تم نے میرے نام میں کچھ نہیں مانگا۔ مانگو تو تم کو ملے گا۔ پھر تمہاری خوشی پوری ہو جائے گی۔ (یوحنا 24-23:16)

- ضروری ہے کہ ہم دعا میں اللہ سے یوں مانگیں جیسے عیسیٰ نے اُس سے مانگا۔ لوقا 16:5 ہمیں بتاتی ہے کہ اگرچہ عیسیٰ بہت مصروف رہتا تھا پھر بھی وہ بیچ میں کچھ دیر کے لئے باہر تنہائی میں جا کر دعا کیا کرتا تھا۔ چونکہ عیسیٰ مسیح اللہ کے تحت زندگی گزارنے کا نمونہ ہے اِس لئے لازم ہے کہ ہم روزانہ وقت نکال کر دعا میں اپنے آسمانی باپ سے باتیں کرتے رہیں۔

ذرا سوچیں تو

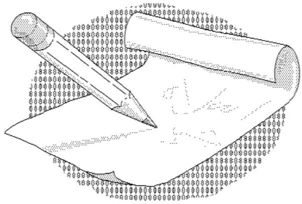

اللہ کے فرزند ہونے کے باعث آپ کو اُس سے دعا کرنے کی خواہش تو ہے۔ لیکن ہمیں کس طرح دعا کرنا چاہیئے؟ خدا نہیں چاہتا کہ آپ دوسروں کی مانگی ہوئی دعائیں محض زبان سے دہرائیں بلکہ وہ چاہتا ہے کہ آپ اپنے دل سے ہی اپنی بات پیش کریں۔ یہ سیکھنے کے لئے کہ ہمیں اللہ سے دعا کیسے کرنا چاہیئے عیسیٰ نے ہمیں ایک دعا سکھائی ہے جو ہم بطورِنمونہ استعمال کر سکتے ہیں،

اے ہمارے آسمانی باپ،
تیرا نام مقدس مانا جائے۔
تیری بادشاہی آئے۔
تیری مرضی جس طرح آسمان میں پوری ہوتی ہے
زمین پر بھی پوری ہو۔
ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔
ہمارے گناہوں کو معاف کر
جس طرح ہم نے اُنہیں معاف کیا
جنہوں نے ہمارا گناہ کیا ہے۔
اور ہمیں آزمائش میں نہ پڑنے دے
بلکہ ہمیں ابلیس سے بچائے رکھ۔
کیونکہ بادشاہی، قدرت اور جلال
ابد تک تیرے ہی ہیں۔

(متی 6:9-13)

- ہمیں ہدایت کی گئی ہے کہ ہم اللہ سے مخاطب ہوتے وقت اُس کا ایک خاص لقب استعمال کریں۔ وہ کون سا لقب ہے؟

- ہم یہ لقب کیوں استعمال کرسکتے ہیں؟

- ہمیں کون سے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے؟

- ذیل میں روزانہ کی چند ضروریات لکھیں جو آپ دعا میں خدا کو پیش کر سکتے ہیں۔

- مَیں کس طرح اللہ کے نام کی پاکیزگی اور قدوسیت قائم رکھ سکتا ہوں؟

- کیا میری دعاؤں سے خدا کا یہ خوف نظر آتا ہے؟

مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

دعا کے لئے وقت نکالیں۔ کوئی خاموش جگہ ڈھونڈیں جہاں آپ تنہائی میں زبانی دعا کرسکیں۔ یا اگر آپ کو تنہائی نہ مل سکے تو پھر اللہ کی طرف متوجہ ہو کر خاموشی سے اُس سے بات کریں۔ ذیل میں چند مشورے دیئے گئے ہیں جن کو آپ دعا کرتے وقت شاید استعمال کریں۔

- خدا کو اپنا آسمانی باپ سمجھ کر اُس سے مخاطب ہوں۔
- یہ کہہ کر دعا کریں کہ مَیں تیرے فرزند عیسیٰ مسیح کے نام میں تیرے پاس آرہا ہوں۔
- جو کچھ اُس نے آپ کے لئے کیا ہے اُس کے لئے اُس کا شکر کریں۔
- اُس سے التجا کریں کہ وہ کچھ معاف کر جو تجھے ناپسند ہو۔
- اُس سے التجا کریں کہ پاک زندگی گزارنے میں میری راہنمائی کر۔
- دعا سننے کے لئے اُس کا شکر کریں۔

اللہ کے حضور آنے اور اُس سے دعا مانگنے کا یہ عمل اپنی روزمرہ کی عادت بنا لیں۔ یاد رہے کہ وہ آپ کا باپ ہے، لہٰذا آپ اُس کے حضور کسی بھی سبب سے آ سکتے ہیں۔ وہ آپ سے محبت کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ آپ اُس کے قریب آئیں۔

یاد کرنے کی آیات

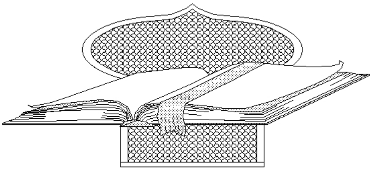

جو دعا عیسیٰ نے ہمیں سکھائی اور جس کا ذکر ہو چکا ہے اُسے یاد کرنا چاہیئے (متی 6:9-13)۔ یاد کرتے وقت اِسے دل میں بھی کہیں۔ لیکن یاد رہے کہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اُس پر آپ کی پوری پوری توجہ بھی ہو۔ کیونکہ خدا ہمارے دلوں کی دعائیں بھی سنتا ہے، نہ صرف وہ کچھ جو ہمارے منہ سے نکلتا ہے۔

دعا

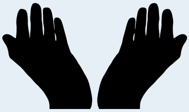

اے آسمانی باپ! مَیں عیسیٰ مسیح کے نام میں تیرے حضور آیا ہوں۔ تیرا شکر ہے کہ ہم باپ کہہ کر تجھے پکار سکتے ہیں۔ تیرا شکر ہے کہ ہم تیرے حضور آ کر تجھ سے دعا مانگ سکتے ہیں۔ تیرا شکر ہے کہ تُو ہمارا عظیم پروردگار ہے جس نے میری تمام ضروریات پوری کی ہیں۔ خاص کر نجات کے لئے تیرا شکر ہے۔ دعا ہے کہ تُو میرے دوستوں اور رشتے داروں کو بھی نجات اور ہمیشہ کی زندگی کی نعمت عطا فرمائے۔ اگر مَیں نے تجھے کسی طرح کا رنج پہنچایا ہو تو مجھے معاف فرما اور مجھے پاکیزگی کی راہ پر لے چل۔ تیرا شکر ہے کہ تُو نے میری دعائیں سن لی ہیں۔ عیسیٰ مسیح کے نام میں یہ سب کچھ مانگتا ہوں۔ آمین۔

4 اللہ سے آپ کا رشتہ: کلام کا مطالعہ

جب ہم پاک صحائف کا مطالعہ کرتے ہیں تو خدا ہمیں تربیت دے کر ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ اللہ کیسے اپنے کلام کے وسیلے سے ہم سے بات کرتا ہے؟ یہ اِس سبق کا مضمون ہے۔

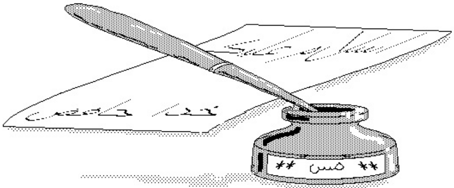

دعا دو طرفہ ہوتی ہے۔ دعا میں نہ صرف آپ خدا سے بات کرتے ہیں بلکہ اللہ بھی آپ سے ہم کلام ہوتا ہے۔ ہم سیکھ چکے ہیں کہ خدا کا روح آپ میں بستے ہوئے آپ کی راہنمائی کرتا ہے۔

اب ہم سیکھیں گے کہ اللہ کس طرح اپنے پاک کلام کے وسیلے سے ہم سے ہم کلام ہوتا ہے۔

کتابِ مقدس ایک خط سے مطابقت رکھتی ہے جس میں خدا ذاتی طور پر آپ سے ہم کلام ہوا ہے۔ تصور کریں کہ آپ کا ایک عزیز دوست جو آپ سے بہت دُور ہے آپ کو خط لکھتا ہے جس میں وہ بہت سی اہم اور مزے دار باتیں آپ کو بتاتا ہے۔ یہ خط ملنے پر آپ کا اِس سے سلوک کیا ہو گا؟ کیا آپ اِسے جلدی سے پڑھ کر پھینک دیں گے؟ ہرگز نہیں۔ آپ خط کو محفوظ رکھ کر اپنے دوست کی یاد میں اُسے بار بار پڑھتے رہیں گے تاکہ دوست اور اُس کی باتیں یاد رہیں۔ اِس دنیاوی خط کی نسبت اللہ کا کلام کتنی زیادہ اہمیت کا حامل ہے! اُس نے اپنا پیغام رسولوں کی معرفت آپ تک پہنچایا ہے تاکہ آپ جان لیں کہ زندگی کیسے گزاری جائے۔ کلامِ پاک خود ہی فرماتا ہے کہ اللہ کا کلام پڑھنا نہایت ہی اہم ہے۔

- مسیح کے شاگرد کو زندگی کس طرح گزارنی ہے؟ کلام فرماتا ہے،

> ہر پاک نوشتہ اللہ کے روح سے وجود میں آیا ہے اور تعلیم دینے، ملامت کرنے، اصلاح کرنے اور راست باز زندگی گزارنے کی تربیت دینے کے لئے مفید ہے۔ کلامِ مقدّس کا مقصد یہی ہے کہ اللہ کا بندہ ہر لحاظ سے قابل اور ہر نیک کام کے لئے تیار ہو۔
>
> (2 تیمُتھیُس 3:16-17)

- یہ معلوم کرنا ہماری دلی خواہش ہونی چاہیئے کہ خدا ہمارے لئے کیا چاہتا ہے۔ اِس لئے ہمیں روزانہ اللہ کے کلام کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ زبور نویس فرماتا ہے،

> تیری شریعت مجھے کتنی پیاری ہے! دن بھر مَیں اُس میں محوِ خیال رہتا ہوں۔ (زبور 119:97)

- ہمیں مقدس صحائف کی گہرائی میں جا کر اُسے اچھی طرح سے جان لینا چاہیئے تاکہ گناہ سے بچے رہیں۔ داؤد بادشاہ نے زبور میں لکھا،

> مَیں نے تیرا کلام اپنے دل میں محفوظ رکھا ہے تاکہ تیرا گناہ نہ کروں۔ (زبور 119:11)

جب ہم خدا کا کلام پڑھیں، اُس کا بغور مطالعہ کریں اور دل سے اُس پر عمل بھی کریں تو ہمیں آزمائش کا سامنا کرنے کی طاقت ملتی ہے۔

- لازم ہے کہ ہم نہ صرف اللہ کا کلام سنیں اور پڑھیں بلکہ اُس پر عمل کرنے کے لئے تیار بھی رہیں۔

> کلامِ مقدّس کو نہ صرف سنیں بلکہ اُس پر عمل بھی کریں، ورنہ آپ اپنے آپ کو فریب دیں گے۔ جو کلام کو سن کر اُس پر عمل نہیں کرتا وہ اُس آدمی کی مانند ہے جو آئینے میں اپنے چہرے پر نظر ڈالتا ہے۔ اپنے آپ کو دیکھ کر وہ چلا جاتا ہے اور فوراً بھول جاتا ہے کہ مَیں نے کیا کچھ دیکھا۔ اِس کی نسبت وہ مبارک ہے جو آزاد کرنے والی کامل شریعت میں غور سے نظر ڈال کر اُس میں قائم رہتا ہے اور اُسے سننے کے بعد نہیں بھولتا بلکہ اُس پر عمل کرتا ہے۔ (یعقوب 1:22-25)

- اللہ سے ہمارے تعلق کو تب ہی تقویت ملتی ہے جب ہم پاک صحائف میں اُس کے مکاشفے پر غور کرتے ہیں۔

> مَیں ہی نے اِس کا اعلان کر کے تمہیں چھٹکارا دیا، مَیں ہی تمہیں اپنا کلام پہنچاتا رہا۔ اور یہ تمہارے درمیان کے کسی اجنبی معبود سے کبھی نہیں ہوا بلکہ صرف مجھ ہی سے۔ تم ہی میرے گواہ ہو کہ مَیں ہی خدا ہوں۔ یہ رب کا فرمان ہے۔ (یسعیاہ 12:43)

مجھے کیا کرنا چاہئے؟

اللہ کے کلام کی اہمیت جان کر آپ اُس کا مطالعہ شروع کرنا چاہیں گے۔ کلام کا مطالعہ ہر ایمان دار کی عادت بننا چاہئے۔ لیکن کس طرح ؟ ذیل کے مشورے خدا کے کلام کو اپنے دل میں بسانے میں آپ کی مدد کریں گے۔

- شروع میں اللہ کے کلام کا مطالعہ کرنے کے لئے تقریباً دس منٹ مقرر کریں۔ یہ وقت شاید رات کو سونے سے پہلے یا صبح کو اُٹھنے کے فوراً بعد ہو۔ جیسے جیسے آپ مسیح کے پکے شاگرد بنتے جائیں گے ویسے ویسے آپ دس منٹ سے زیادہ وقت صَرف کرنا چاہیں گے۔ لیکن اِس مرحلے پر تھوڑے وقت سے شروع کرنا آسان ہو گا۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ عادت بن جائے۔
- انجیل کی ایک کتاب چن لیں۔ اُس میں سے تقریباً چھ یا سات آیات روزانہ پڑھیں۔ مثال کے طور پر آپ لوقا کی انجیل سے شروع کر سکتے ہیں، جو ہمیں خداوند عیسیٰ مسیح کا نمونہ پیش کرتی ہے، وہی نمونہ جس پر ہمیں چلنا ہے۔
- اُس کا مطالعہ کرتے وقت اپنے آپ سے یہ تین سوال پوچھیں،
  - ◄ اِس حصے میں خدا مجھے کیا فرماتا ہے؟
  - ◄ اِس پیغام کے بدلے میرا جوابی قدم کیا ہونا چاہئے؟
  - ◄ اِس سبق کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مجھے کیا کرنا چاہئے؟

- ایک چھوٹی سی کاپی خریدنا مفید ہو گا۔ اُس میں آپ اُن سوالات کے جواب لکھیں، نیز وہ کچھ جو آپ نے اللہ کے کلام کے مطالعے سے سیکھ لیا ہے۔
- پڑھنے سے پہلے دعا کریں کہ روح القدس آپ کو سمجھ عطا فرمائے۔ اور پڑھنے کے بعد دعا کریں کہ جو کچھ آپ نے سیکھ لیا ہے اُس پر عمل کرنے کی وہ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

مثال

خدا کے کلام سے جو کچھ آپ نے سیکھا ہے اُسے اپنی کاپی میں ذیل کے نمونے کے مطابق درج کریں۔

- پہلے ذیل کی آیات پڑھیں۔

> محترم تھیُفِلُس، بہت سے لوگ وہ سب کچھ لکھ چکے ہیں جو ہمارے درمیان واقع ہوا ہے۔ اُن کی کوشش یہ تھی کہ وہی کچھ بیان کیا جائے جس کی گواہی وہ دیتے ہیں جو شروع ہی سے ساتھ تھے اور آج تک اللہ کا کلام سنانے کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ مَیں نے بھی ہرممکن کوشش کی ہے کہ سب کچھ شروع سے اور عین حقیقت کے مطابق معلوم کروں۔ اب مَیں یہ باتیں ترتیب سے آپ کے لئے لکھنا چاہتا ہوں۔ آپ یہ پڑھ کر جان لیں گے کہ جو باتیں آپ کو سکھائی گئی ہیں وہ سچ اور درست ہیں۔ (لوقا 1:1-4)

- **سوال:** اِس حصے میں اللہ مجھے کیا فرماتا ہے؟

جواب: خدا مجھے اِن آیات میں یقین دلاتا ہے کہ اُس کے کلام میں جو کچھ لکھا ہے وہ سچ اور قابلِ بھروسا ہے۔

- **سوال:** اِس پیغام کے بدلے میرا جوابی قدم کیا ہونا چاہئے؟

جواب: مَیں اللہ کا شکر ادا کروں گا کہ اُس کا کلام درست ہے اور یقین کروں گا کہ یہ سچا ہے۔

- **سوال:** اِس سبق کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مجھے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: مَیں روزانہ کتابِ مقدس کا مطالعہ کروں گا اور جو کچھ مَیں نے سیکھا ہے اُس پر عمل کرتا رہوں گا۔

یاد کرنے کی آیات

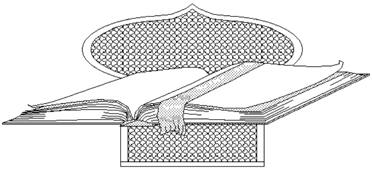

اپنے آپ کو اللہ کے کلام کی اہمیت کی یاد دلاتے رہیں۔ یہ کرنے کا بہترین طریقہ اُسے حفظ کرنا ہے۔ ذیل کی آیت یاد کرتے وقت یہ نہ بھولیں کہ اُس میں آپ کے لئے ایک اہم پیغام ہے۔ اپنے آپ کو اِس بات کی یاد دلانے کے لئے "نوجوان" کی جگہ اپنا نام ڈالیں تاکہ آپ خود بھی اُس پر عمل کریں۔

> نوجوان اپنی راہ کو کس طرح پاک رکھے؟ اِس طرح کہ تیرے کلام کے مطابق زندگی گزارے۔
>
> (زبور 9:119)

دعا

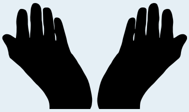

اے خداوند خدا، ابدی باپ! میری مدد کر تاکہ کبھی بھی تیرے کلام کے مطالعے سے نہ تھکوں۔ تجھ سے سیکھنے کی میری خواہش کو روزانہ بڑھاتا رہ۔ مجھے اپنے روح القدس سے سمجھ اور توفیق عطا فرما تاکہ جو کچھ مَیں سیکھوں اُس پر عمل کرکے تیرا فرماں بردار بنوں۔ مَیں یہ دعا عیسیٰ مسیح کے نام میں مانگتا ہوں۔ آمین۔

5 ایمان داروں سے آپ کا رشتہ : رفاقت

جنہیں بھی عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے نجات حاصل ہوئی ہے اُن کا ایک دوسرے سے بھائی بہنوں کا سا خاص رشتہ قائم ہوا ہے۔ خدا کی مرضی یہ ہے کہ آپ محبت اور اتحاد کے لحاظ سے دیگر پیروکاروں کے ساتھ تعلقات میں بڑھتے جائیں۔

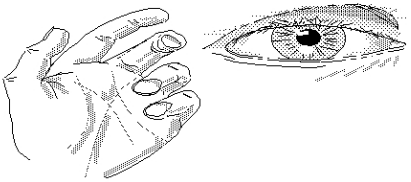

کہا جاتا ہے کہ "ایک اور ایک گیارہ۔" یہ بات آپ کی روحانی زندگی پر بھی صادق آتی ہے۔ اللہ کا مقصد یہ نہیں کہ ہم عیسیٰ مسیح کے پیروکار بن کر تنہا رہیں بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کی زندگی میں حصہ لیتے رہیں۔ اُس کی مرضی یہ ہے کہ ہم روحانی بلوغت تک پہنچنے میں ایک دوسرے کی مدد کریں ۔ کلامِ مقدس فرماتا ہے کہ مسیح سب کا سر ہے جبکہ ہم بدن کے اعضا ہیں (کُلسیوں 18:1)۔

اگر جسم کی صرف آنکھ ہوتی تو ہم دیکھ تو سکتے لیکن مزید کچھ بھی نہ کر سکتے۔ یا اگر ہمارے جسم کا صرف ہاتھ ہوتا تو ہم کام تو کر سکتے لیکن دیکھ نہ سکتے۔ جسم کا ہر ایک عضو پورے جسم کے لئے اہم ہوتا ہے۔ اِسی طرح آپ بھی اللہ کے خاندان کا حصہ ہونے کے باعث مسیح کے جسم کا اہم عضو ہیں۔ اِس لئے لازم ہے کہ آپ اُن سب کے ساتھ رفاقت رکھیں جو آپ کی طرح خدا سے محبت رکھتے ہیں۔

کلام میں مسیح کے اُن پیروکاروں کی اچھی مثال ملتی ہے جنہوں نے روح القدس کی راہنمائی کے تحت ایمان میں آگے بڑھنے میں ایک دوسرے کی مدد کی۔

یہ ایمان دار رسولوں سے تعلیم پانے، رفاقت رکھنے اور رفاقتی کھانوں اور دعاؤں میں شریک ہوتے رہے۔ سب پر خوف چھا گیا اور رسولوں کی طرف سے بہت سے معجزے اور الٰہی نشان دکھائے گئے۔ جو بھی ایمان لاتے تھے وہ ایک جگہ جمع ہوتے تھے۔ اُن کی ہر چیز مشترکہ ہوتی تھی۔ اپنی ملکیت اور مال فروخت کر کے اُنہوں نے ہر ایک کو اُس کی ضرورت کے مطابق دیا۔ روزانہ وہ یک دلی سے بیت المقدس میں جمع ہوتے رہے۔ ساتھ ساتھ وہ مسیح کی یاد میں اپنے گھروں میں روٹی توڑتے، بڑی خوشی اور سادگی سے رفاقتی کھانا کھاتے اور اللہ کی تمجید کرتے رہے۔ اُس وقت وہ تمام لوگوں کے منظورِنظر تھے۔ اور خداوند روز بہ روز جماعت میں نجات یافتہ لوگوں کا اضافہ کرتا رہا۔ (اعمال 2:42-47)

اِس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ روحانی رفاقت کیا ہے۔

- وہ روزانہ دعا کرنے، عبادت کرنے اور اللہ کے کلام کا مطالعہ کرنے کے لئے جمع ہوتے تھے۔
- جو ضرورت مند ہوتے تھے اُن کی وہ دل و جان سے مدد کرتے تھے۔
- وہ مل کر خدا کی حمد کر کے خلوص دلی سے خوشیاں مناتے تھے۔
- مسیح میں اِس رفاقت اور یگانگت کے باعث دیگر بہت سے لوگ بھی ایمان لائے۔

مجھے کیا کرنا چاہیے؟

اب چونکہ آپ کو رفاقت کے بارے میں کچھ نہ کچھ علم حاصل ہوا ہے اِس لئے آپ ضرور نئی زندگی کے اِس پہلو کا تجربہ کرنا چاہیں گے۔ ذیل میں آپ کو چند عملی مشورے دیئے گئے ہیں جو دوسرے پیروکاروں سے رفاقت رکھنے میں آپ کی مدد کریں گے۔

- اُن کو تلاش کریں جن کے ساتھ مل کر آپ کتابِ مقدس پڑھ سکیں اور دعا کر سکیں۔
- اگر مسیح کے پیروکاروں کا کوئی ایسا گروہ ہو جو باقاعدگی سے عبادت کرتا ہو تو وفاداری سے اُس میں حصہ لیں۔

- اگر آپ دوسری جگہوں پر رہنے والے ایمان داروں کو جانتے ہوں تو اُن کے پاس آیا جایا کریں تاکہ آپ مل کر دعا کرسکیں۔ اگر ممکن ہو ان کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دیں تاکہ آپ مل کر اللہ کی عبادت کرسکیں۔
- اگر آپ مسیح کے کسی ایسے پکے پیروکار کو جانتے ہوں جو آپ سے بہت دُور رہتا ہو تو اُس آدمی کے ساتھ باقاعدہ خط و کتابت رکھنے کا عزم کریں۔ یوں وہ آپ کے لئے دعا کرکے روحانی زندگی میں آپ کی حوصلہ افزائی کر سکے گا۔

ذرا سوچیں تو

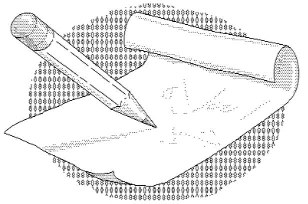

ہو سکتا ہے کہ دوسرے مؤمنین کے ساتھ باقاعدہ ملنے جُلنے میں آپ کو دقت پیش آتی ہو۔ لیکن جو کچھ ہو سکے اُسے کرنے کی پوری کوشش کریں۔ یہ آپ کی روحانی ترقی کے لئے بہت ضروری ہے۔ اگر آپ آگ میں سے کوئی جلتا ہوا انگارہ باہر نکالیں تو وہ جلد ہی بُجھ کر ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ لیکن اگر آپ اُسے واپس آگ میں ڈال دیں تو وہ دوبارہ جلنے لگے گا۔ رفاقت بھی انگارہ کی طرح ہے۔ جتنے ہم رفاقت رکھیں اُتنا ہی ہم مسیح میں ترقی کرتے جائیں گے۔ اور جتنے ہم دوسروں سے الگ رہیں اُتنا ہی ہم روحانی طور پر ٹھنڈے پڑ جائیں گے۔

ذیل کے سوالات پر غور کیجئے

- اُن مؤمنین کے نام کیا ہیں جن سے مَیں رفاقت رکھ سکتا ہوں؟

- میری وہ کون سی ضروریات ہیں جن میں دوسرے میری مدد کر سکتے ہیں؟

- مَیں کس طرح دوسرے مومنین کی مدد کرکے اُنہیں محبت دکھا سکتا ہوں؟

- اِس ہفتے میں مَیں خداوند عیسیٰ مسیح کے کسی دوسرے پیروکار سے رفاقت رکھنے کے لئے کیا کروں گا؟

یاد کرنے کی آیات

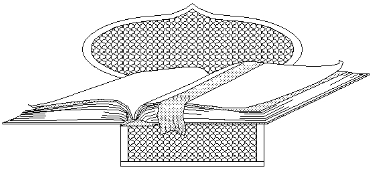

رفاقت کا اہم پہلو عیسیٰ مسیح میں یگانگت ہے۔ دھیان دیں کہ ہمارے نسلی اختلافات (مثال کے طور پر پنجابی، سندھی یا مہاجر) یا ہمارے سماجی اختلافات (مثال کے طور پر امیر یا غریب، بھنگی یا اعلیٰ افسر وغیرہ) ہمیں اپنے عیسائی بھائیوں سے رفاقت رکھنے سے نہ روکیں۔ ہفتے کے دوران ذیل کی آیت کو بار بار دہرائیں تاکہ اُس کی حقیقت دل میں بیٹھ جائے۔

> اب نہ یہودی رہا نہ غیریہودی، نہ غلام رہا نہ آزاد، نہ مرد رہا نہ عورت۔ مسیح عیسیٰ میں آپ سب کے سب ایک ہیں۔ (گلتیوں 3:28)

دعا

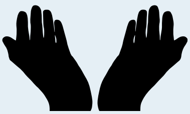

اے پیارے خداوند خدا! اُن دوسرے ایمان داروں کے لئے تیرا شکر ہے جو تجھے پسندیدہ زندگی گزارنے میں میری مدد کر سکتے ہیں۔ میری مدد کر تاکہ مَیں وفاداری سے اُن کی رفاقت کی تلاش میں رہوں جو مسیح کے نام میں جمع ہوتے ہیں اور ہم مل کر تیری عبادت کریں۔ ایسے لوگ میری زندگی میں لا جو ایمان میں میری راہنمائی کریں۔ مَیں مسیح کے نام میں یہ دعا مانگتا ہوں۔ آمین۔

6 غیر ایمان داروں سے آپ کا تعلق: تبلیغ

آپ خداوند عیسیٰ مسیح کے ہیں۔ ہماری زندگی کا مقصد یہ ہے کہ ہم اُس کا پیروکار ہونے سے انکار نہ کریں بلکہ اُس کے نام کو جلال دیں۔

عیسیٰ مسیح کا پیروکار بننے سے غالباً آپ کے رشتے دار اور دوست پریشان ہو گئے ہیں۔ اگرچہ آپ نے سچائی کو قبول کرکے گناہ سے نجات پا لی ہے تاہم وہ آپ سے ناراض ہیں۔ وہ اِس بات کو قبول نہیں کریں گے بلکہ آپ کو واپس لانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ غالباً ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کو یہ معلوم نہ ہو گا کہ آپ عیسیٰ مسیح کے شاگرد بن گئے ہیں۔ ہاں، اگر اُنہیں یہ معلوم ہو جائے تو ہو سکتا ہے وہ آپ کا جینا حرام کر دیں۔ تو پھر آپ کو کیا کرنا چاہیئے؟ کیا بُرے نتائج کے باوجود بھی آپ کو اپنے رشتے داروں کو بتانا چاہیئے؟ یا کیا آپ کو حقیقت چھپا کر ایمان کو اپنے دل تک محدود رکھنا چاہیئے؟ یہ بہت ہی مشکل سوالات ہیں۔ لیکن یہ وہ فیصلے ہیں جو آپ کو لازمی طور پر کرنے ہیں۔

جو اہم سوالات آپ اپنے آپ سے پوچھیں گے وہ یہ ہیں،

- عیسیٰ مسیح مجھ سے کیا عمل چاہتا ہے؟
- مَیں اِس بات میں اُسے کیسے خوشی دلا سکوں؟

اِن سوالوں کے جواب میں آیئے ہم اُس پر غور کریں جو عیسیٰ مسیح نے اپنے شاگردوں کو سکھایا۔ ایک مرتبہ مسیح نے اپنے شاگردوں کو ذیل کی تعلیم دی جب وہ اس کے ساتھ تھے۔

> تم دنیا کا نمک ہو۔ لیکن اگر نمک کا ذائقہ جاتا رہے تو پھر اُسے کیونکر دوبارہ نمکین کیا جا سکتا ہے؟ وہ کسی بھی کام کا نہیں رہا بلکہ باہر پھینکا جائے گا جہاں وہ لوگوں کے پاؤں تلے روندا جائے گا۔ تم دنیا کی روشنی ہو۔ پہاڑ پر واقع شہر کی طرح تم کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ جب کوئی چراغ جلاتا ہے تو وہ اُسے برتن کے نیچے نہیں رکھتا بلکہ شمع دان پر رکھ دیتا ہے جہاں سے وہ گھر کے تمام افراد کو روشنی دیتا ہے۔ اِسی طرح تمہاری روشنی بھی لوگوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کام دیکھ کر تمہارے آسمانی باپ کو جلال دیں۔ (متی 5:13-16)

دوسری جگہ پر عیسیٰ مسیح نے پیروکار ہونے کی تکلیف کے بارے میں اپنے شاگردوں سے کہا،

> جو میرے پیچھے آنا چاہے وہ اپنے آپ کا انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے ہو لے۔ کیونکہ جو اپنی جان کو بچائے رکھنا چاہے وہ اُسے کھو دے گا۔ لیکن جو میری اور اللہ کی خوش خبری کی خاطر اپنی جان کھو دے وہی اُسے بچائے گا۔ کیا فائدہ ہے اگر کسی کو پوری دنیا حاصل ہو جائے، لیکن وہ اپنی جان سے محروم ہو جائے؟ انسان اپنی جان کے بدلے کیا دے سکتا ہے؟ جو بھی اِس زناکار اور گناہ آلودہ نسل کے سامنے میرے اور میری باتوں کے سبب سے شرمائے اُس سے ابنِ آدم بھی اُس وقت شرمائے گا جب وہ اپنے باپ کے جلال میں مقدس فرشتوں کے ساتھ آئے گا۔ (مرقس 8:34-38)

اِن دو حوالجات میں ہم دیکھتے ہیں کہ

- مسیح کے پیروکار کی حیثیت سے ہم اِس خطاکار جہان میں روشنی اور نمک کی مانند ہیں۔
- بحیثیت نمک اور روشنی کے ہماری زندگی کا مقصد یہ ہے کہ ہم لوگوں کے سامنے یوں چمکیں کہ وہ ہمارے اچھے کاموں کو دیکھ کر ہمارے آسمانی باپ کی تعریف کریں۔
- چونکہ ہم اپنے استاد عیسیٰ مسیح کے پیروکار ہیں اِس لئے آئیں ہم تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اگر ہم اُس سے شرمائیں تو وہ بھی قیامت کے دن ہم سے شرمائے گا۔

مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

یاد رہے کہ مسیح کی خوش خبری دوسروں کو بتاتے ہی آپ کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ سچ بات کڑوی لگتی ہے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ آپ مشکلات کے لئے تیار رہیں۔

- روزانہ اللہ سے التجا کریں کہ آزمائش میں پڑتے وقت آپ کا عیسیٰ مسیح پر ایمان ثابت قدم رہے۔
- اپنی مشکلات کے بارے میں دوسرے ایمان داروں کو بتائیں تاکہ وہ آپ کے لئے دعا کریں۔
- اُس قربانی پرغور و خوض کرتے رہیں جو مسیح نے آپ کے گناہوں کی خاطر دی۔ اُس کے وعدے بھی یاد رہیں، کہ وہ آپ کے ساتھ رہے گا اور ہر حالت میں آپ کی مدد کرے گا۔ اگر آپ اُس پر بھروسا رکھیں تو وہ آپ کی مدد کرے گا۔ مستقبل میں ملنے والا وہ آسمانی جلال اورسکون یاد کریں جو مسیح کے وفاداروں کو ملے گا۔
- متی 10:32-39 پڑھیں۔ جو کہتے ہیں کہ ہم مسیح کے شاگرد ہیں اُنہیں اِس حوالے میں سخت تنبیہ بھی کی جاتی ہے اور اُن کی حوصلہ افزائی بھی کی جاتی ہے۔

ذرا سوچیں تو

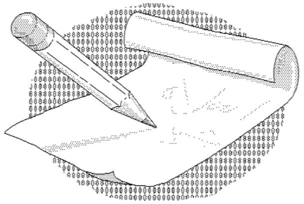

لازم ہے کہ آپ دعا کرنے لگیں کہ مَیں اپنے رشتے داروں اور اپنے دوستوں میں نمک اور روشنی کیسے بنوں؟

- اپنے رشتے داروں (بیوی، شوہر، ماں، باپ اور بچے وغیرہ) اور دوستوں کے پانچ نام لکھیں جن کے بارے میں آپ چاہتے ہیں کہ وہ عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے نجات حاصل کریں۔

____

____

____

- روزانہ دعا کریں کہ
  - ◄ اللہ آپ کے لئے ایسے مواقع فراہم کرے جب آپ اُن کو مسیح کی خوش خبری سنا سکیں۔
  - ◄ خدا اُن کے دل مسیح کی خوش خبری سننے کے لئے کھولے۔
  - ◄ اللہ آپ کو بات کرنے اور سمجھانے میں عقل دے۔
- کسی دوسرے ایمان دار کو اپنی یہ خواہش بتائیں تاکہ وہ آپ کے لئے دعا کرے کہ اللہ آپ کو مسیح کی خوش خبری پیش کرنے کا موقع فراہم کرے۔
- جب خدا آپ کو اُن سے بات کرنے کا موقع مہیا کرے تو دعا کر کے موقعے کا فائدہ اُٹھائیں۔

یاد کرنے کی آیات

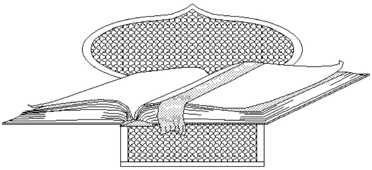

آیات کو حفظ کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہر آیت ایک الگ کارڈ پر یا کسی چھوٹی سی کاپی میں لکھیں۔ تب آپ کاپی یا کارڈ اپنے پاس رکھ کر کسی بھی وقت آیات کا مطالعہ کرنے یا انہیں حفظ کرنے کے لئے پڑھ سکیں گے۔ جب لوگ آپ سے آپ کے دین کے بارے میں پوچھیں تو ذیل کی آیت آپ کی حوصلہ افزائی کرے گی کہ اُن کو کیا جواب دینا ہے۔

> جو بھی آپ سے آپ کی مسیح پر اُمید کے بارے میں پوچھے ہر وقت اُسے جواب دینے کے لئے تیار رہیں۔ لیکن نرم دلی سے اور خدا کے خوف کے ساتھ جواب دیں۔ (1 پطرس 15:3)

دعا

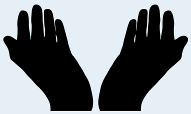

اے خدا باپ! جب مَیں صلیب پر تیرے فرزند کی قربانی پر غور کرتا ہوں تو خوف اورشکرگزاری سے اپنا سر جھکاتا ہوں۔ آج کے دن مَیں اپنے آپ کو تیرے حوالے کرتا ہوں۔ میرے منہ سے صرف وہی الفاظ نکلیں جو تیرے فرزند عیسیٰ کو جلال اورعزت بخشیں اورمیرا چال چلن ایسا ہو کہ لوگ عیسیٰ مسیح کو میری زندگی میں دیکھ سکیں۔ مجھے ہمت اورسکون عطا کر تا کہ مَیں اُس اُمید کے مطابق جواب دے سکوں جو مجھے حاصل ہے۔ مسیح کے نام میں۔ آمین۔

7 دنیا کے ساتھ آپ کا تعلق: اعلیٰ اخلاقی معیار

مسیح کے شاگرد گناہ سے پاک صاف زندگی گزارنے میں خداوند عیسیٰ مسیح کے نمونے پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ کا اخلاقی معیار کیا ہونا چاہئے؟ یہ اِس سبق کا مضمون ہے۔

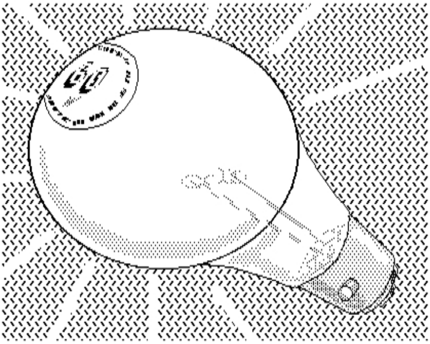

ایک آدمی نے بجلی کا بلب خرید لیا جو خراب تھا۔ اُس نے اُسے ساکیٹ میں ڈال کر بٹن دبایا، لیکن روشنی نہ آئی۔ گو بلب دیکھنے میں بلب ہی تھا، تاہم وہ کام نہیں کرتا تھا۔ اِسی طرح اگر آپ مسیح کے شاگرد ہیں تو صرف باتیں کرنا کافی نہیں۔ اپنی زندگی سے دکھائیں کہ آپ اُس کے شاگرد ہیں۔ جو ایمان دار اخلاقی طور پر تبدیل نہیں ہوا وہ اُس بلب کی طرح ہے جو روشنی نہیں دیتا۔ بلب کا مقصد یہی ہے کہ وہ روشنی دے۔ اگر وہ روشنی نہ دے تو پھر بے کار ہے۔ مسیح کے شاگرد کا مقصد یہ ہے کہ وہ پاکیزہ زندگی گزارے۔ اگر یہ مقصد پورا نہ ہو جائے تو اِس کا مطلب ہے کہ اُس نے اپنی زندگی اللہ کے سپرد نہیں کی۔ پاک نوشتے پاک زندگی کی خوبیاں بیان کرتے ہیں۔

- آپ کو عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے پاک کیا گیا ہے۔

> [خدا] نے مسیح کے انسانی بدن کی موت سے آپ کے ساتھ صلح کر لی ہے تاکہ وہ آپ کو مقدّس، بے داغ اور بے الزام حالت میں اپنے حضور کھڑا کرے۔ (کُلسیوں 1:22)

- آپ کو پاک صاف زندگی گزارنی ہے۔ پطرس رسول لکھتا ہے کہ

> آپ اللہ کے تابع فرمان فرزند ہیں، اِس لئے اُن بُری خواہشات کو اپنی زندگی میں جگہ نہ دیں جو آپ جاہل ہوتے وقت رکھتے تھے۔ ورنہ وہ آپ کی زندگی کو اپنے سانچے میں ڈھال لیں گی۔ اِس کے بجائے اللہ کی مانند بنیں جس نے آپ کو بُلایا ہے۔ جس طرح وہ قدوس ہے اُسی طرح آپ بھی ہر وقت مقدّس زندگی گزاریں۔ کیونکہ کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، "اپنے آپ کو مخصوص و مقدّس رکھو کیونکہ مَیں مقدّس ہوں۔" (1پطرس 1:14-16)

- کلام ہمیں اُن گناہوں کی مثال دیتا ہے جن سے ہمیں بچنا ہے۔ پولس رسول ہمیں خبردار کرتا ہے کہ

> جو کام پرانی فطرت کرتی ہے وہ صاف ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً زناکاری، ناپاکی، عیاشی، بُت پرستی، جادوگری، دشمنی، جھگڑا، حسد، غصہ، خود غرضی، اَن بن، پارٹی بازی، جلن، نشہ بازی، رنگ رلیاں وغیرہ۔ مَیں پہلے بھی آپ کو آگاہ کر چکا ہوں، لیکن اب ایک بار پھر کہتا ہوں کہ جو اِس طرح کی زندگی گزارتے ہیں وہ اللہ کی بادشاہی میراث میں نہیں پائیں گے۔ (گلتیوں 5:19-21)

- پھر پولس رسول وہ خوبیاں پیش کرتا ہے جن کو اللہ ہماری زندگی میں فروغ دینا چاہتا ہے۔

> روح القدس کا پھل فرق ہے۔ وہ محبت، خوشی، صلح سلامتی، صبر، مہربانی، نیکی، وفاداری، نرمی اور ضبطِ نفس پیدا کرتا ہے۔ (گلتیوں 5:22-23)

مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

ہمیں پاک زندگی گزارنی ہے۔ یہ جاننا آسان ہے۔ لیکن اِس پر عمل کرنا مشکل ہے۔ بُری عادتوں اور آزمائشوں کا مقابلہ کرنا مشکل ہے، خصوصاً جب یہ جنگ روزانہ چھڑ جائے۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ اِس کا تقاضا نہیں کرتا کہ ہم اپنی ہی طاقت سے یہ جنگ لڑیں۔ کیونکہ اُس نے وعدہ کیا ہے کہ وہی ہمیں عیسیٰ مسیح کے لائق زندگی گزارنے کی قوت عطا فرمائے گا (فلپّیوں 4:13)۔

دھیان دیں کہ اگر ہم مسیح کی پیروی کرنا چاہیں تو گناہ کو جڑ سے اُکھاڑنے اور روحانی ترقی کرنے کے کچھ لازمی قدم اُٹھانے ہیں:

- جو بھی رویہ، سوچ یا عمل خدا کو پسند نہ ہو اُسے جڑ سے اُکھاڑنا اپنا نصب العین بنا لیں۔ یاد رکھیں کہ اللہ نے اپنے فرزند کی موت اور پھر جی اُٹھنے سے آپ کو اِس لئے بلایا ہے کہ آپ پاکیزہ زندگی گزاریں۔
- جب کبھی آپ گناہ کی آزمائش میں پڑ جائیں یا آپ کسی مسئلے کا مناسب جواب نہ جانیں تو ذیل کے سوال پوچھیں،
  - ◄ میرا آقا میری جگہ کیا کرتا ؟
  - ◄ اُس کی کیا مرضی ہے کہ مَیں کروں ؟
- روزانہ دعا کریں کہ اپنے روح سے مجھے معمور کرکے اپنی حکومت کے تحت جینے کی توفیق بخش دے۔
- جو خوبیاں اور رویے خدا آپ کی زندگی میں بڑھانا چاہتا ہے اُن کو معلوم کرنے کے لئے کتابِ مقدس اور خاص کر عیسیٰ مسیح کی زندگی کا مطالعہ کریں۔

ذرا سوچیں تو

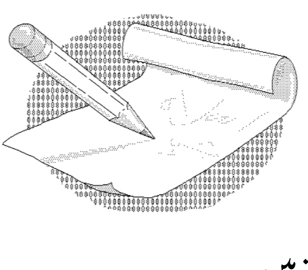

کتابِ مقدس آپ کو وہ معیار دکھائے گی جو آپ کو زندگی میں قائم کرنا ہے۔ روح القدس اِس میں آپ کی راہنمائی کرکے قوت عطا فرمائے گا۔ لیکن لازم ہے کہ آپ خود پاک زندگی چاہیں، کہ آپ خود پاکیزہ زندگی گزارنے کی سرتوڑ کوشش کریں۔ ذیل کے سوالات اِس میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔

- کیا آپ واقعی پاک زندگی گزارنا چاہتے ہیں؟ کیوں ؟

____

____

- اپنی اُن سوچوں، رویوں اور اعمال کی فہرست بنا لیں جو اللہ کو ناپسند ہیں مگر ابھی تک آپ کی زندگی میں موجود ہیں۔

- آپ کون سے قدم اُٹھائیں گے تاکہ یہ چیزیں آپ کی زندگی سے دُور ہو جائیں؟

- خداوند عیسیٰ مسیح کی ایک خوبی لکھیں جو آپ اپنی زندگی میں مزید دیکھنا چاہتے ہیں۔ (مثال کے طور پر عیسیٰ نے فرمایا کہ "مَیں حق ہوں" (یوحنا 6:14)، اِس لئے اُس کے پیروکار ہونے کی حیثیت سے مَیں دوسروں سے لین دین میں پوری طرح دیانت دار اور راست باز ہونا چاہتا ہوں)۔

یاد کرنے کی آیات

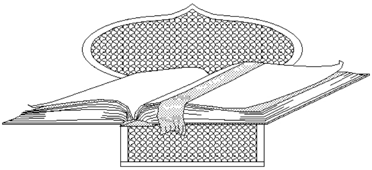

خدا کا کلام آپ کی زندگی میں حیرت انگیز تبدیلیاں لا سکتا ہے اگر آپ اُس کو یاد کرکے اُس کے مطلب پر غور کریں۔ جب آپ ذیل کی آیت حفظ کرنے لگیں تو اُسے ایک یا دو بار اپنے الفاظ میں دہرائیں تاکہ آپ بہتر طور پر اُس کا مطلب سمجھ سکیں۔

اِس کے بجائے اللّٰہ کی مانند بنیں جس نے آپ کو بُلایا ہے۔ جس طرح وہ قدوس ہے اُسی طرح آپ بھی ہر وقت مقدّس زندگی گزاریں۔ (1پطرس 1:15)

دعا

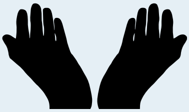

اے قدوس اور پُر جلال خدا! تیرا شکر ہے کہ تُو نے مجھے عیسیٰ مسیح کے خون کے وسیلے سے بلایا ہے تاکہ مَیں پاک زندگی گزاروں۔ تیرا شکر ہے کہ مَیں عیسیٰ مسیح کے نمونے پر چل کر ایسی زندگی گزار سکتا ہوں جو تجھے پسند ہے۔ اب میری راہنمائی فرما اور مجھے توفیق عطا فرما کہ مَیں تیرا گناہ نہ کروں بلکہ اُن خوبیوں کو بڑھاتا جاؤں جو تجھے جلال دیں اور جو ظاہر کریں کہ مَیں عیسیٰ مسیح کا بالغ پیروکار ہوتا جا رہا ہوں۔ مَیں اُس کے نام میں دعا مانگتا ہوں۔ آمین۔

8 گناہوں کی معافی

خدا نے مسیح کے وسیلے سے آپ کے تمام گناہ معاف فرمائے ہیں، اور آگے بھی وہ اُنہیں معاف کرتا رہے گا۔ شرط یہ ہے کہ آپ پشیمان دل سے اللّٰد کے سامنے گناہوں کا اعتراف کرتے رہیں۔

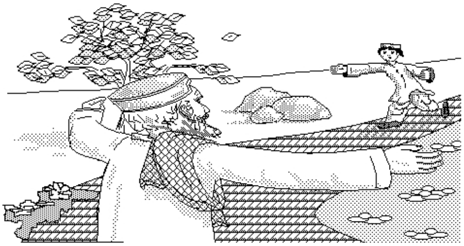

گو ہم مسیح کی مانند بننے کے باعث پاک صاف زندگی گزارنے کی پوری جد و جہد کرتے ہیں (دیکھئے ساتواں سبق) تاہم کبھی کبھی ہم سے گناہ سرزد ہوتا ہے، اور معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے خدا سے دُور ہو گئے ہیں۔ ایسے کرنے سے ہم قادرِ مطلق خدا کو دُکھ پہنچاتے ہیں، اور جب تک گناہ ہماری زندگی میں ہو تب تک ہماری دعائیں نہیں سنی جائیں گی۔ ایسی صورتِ حال میں آسمانی باپ سے ہمارا تعلق دوبارہ کیسے بحال ہو سکتا ہے؟

ایک دن عیسیٰ مسیح نے ایک آدمی کی تمثیل سنائی جو اپنے باپ کو چھوڑ کر دُور دراز ملک میں چلا گیا جہاں وہ گناہ کی زندگی گزارنے لگا (لوقا 15:11-32)۔

بیٹا جلد ہی مفلس ہو گیا۔ تب اُسے اپنے باپ کی نافرمانی کرنے کی بے وقوفی کا احساس ہوا۔ وہ پشیمانی سے سرشار اپنے باپ کے پاس واپس لوٹا اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا۔ ناراض ہونے کے بجائے باپ بیٹے کے لوٹ آنے پر بے حد خوش ہوا اور اپنے بیٹے کو پوری طرح معاف کر دیا۔ آسمانی باپ اور ہمارے درمیان بھی یہی حالت ہے۔ گناہ ہمیں خدا اور اُس سکون اور محبت سے دُور کر دیتا ہے جو ہمیں مسیح میں ملتی ہے۔ لیکن اللّٰہ ہمیں پورے طور پر معافی دے گا اگر ہم اُس کی طرف رجوع لائیں۔

کتابِ مقدس ہمیں سکھاتی ہے کہ اگر ہم گناہ کو ترک کرنے سے انکار کریں تو اللہ کا غضب اور سزا ہم پر نازل ہو گی۔ لیکن ہمیں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اگر ہم توبہ کریں تو ہمیں خدا کے حضور معافی کی خوشی حاصل ہو گی۔

- خدا نہیں چاہتا کہ اُس کے چنے ہوئے فرزند گناہ کے باعث اُس سے الگ ہو جائیں بلکہ وہ چاہتا ہے کہ وہ توبہ کر کے اُس کے ساتھ رشتے کو بحال کریں۔

> کیونکہ مَیں کسی کی موت سے خوش نہیں ہوتا۔ چنانچہ توبہ کرو، تب ہی تم زندہ رہو گے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔ (حزقی ایل 32:18)

- توبہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اللہ کے حضور افسوس کا اظہار کر کے اپنے گناہوں کو تسلیم کریں۔ داؤد بادشاہ ہمیں اپنے زبوروں میں دکھاتا ہے کہ ہمیں کس طرح توبہ کا اظہار کرنا چاہیئے۔

> تب مَیں نے تیرے سامنے اپنا گناہ تسلیم کیا، مَیں اپنا گناہ چھپانے سے باز آیا۔ مَیں بولا، "مَیں رب کے سامنے اپنے جرائم کا اقرار کروں گا۔" تب تُو نے میرے گناہ کو معاف کر دیا۔ (زبور 5:32)

> چنانچہ مَیں اپنا قصور تسلیم کرتا ہوں، مَیں اپنے گناہ کے باعث غمگین ہوں۔ (زبور 18:38)

- یہ کافی نہیں کہ ہم اللہ کے حضور اپنے گناہوں کا اعتراف کریں بلکہ لازم ہے کہ ہم گناہوں سے دُور ہو کر وہ کچھ کریں جو ہمارے آسمانی باپ کو پسند ہو۔ پولس رسول فرماتا ہے کہ سچی توبہ کا پھل راست بازی ہے۔

> [مَیں نے] اِس بات کی منادی کی کہ لوگ توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کریں اور اپنے عمل سے اپنی تبدیلی کا اظہار بھی کریں۔ (اعمال 20:26)

- اللہ ہمیشہ اپنے اُس فرزند کو معاف کرنے کے لئے تیار ہے جو توبہ کر کے اُس کی طرف رجوع لائے۔

لیکن اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ وفادار اور راست ثابت ہو گا۔ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کر کے ہمیں تمام ناراستی سے پاک صاف کرے گا۔ (1۔یوحنا 9:1)

مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

- جو بھی گناہ چپکے سے آپ کی زندگی میں آئے اُس سے ہمیشہ باخبر رہیں اور اُسے تسلیم کر لیں۔
- پچھتا کر اپنے گناہ کا اعتراف کریں۔ عیسیٰ کے نام میں خدا سے معافی مانگیں۔ دعا کریں کہ وہ آپ کو روح القدس کے وسیلے سے اِس گناہ سے دُور رہنے کی توفیق بخش دے۔
- اِس گناہ سے دُور رہنے کا پکا ارادہ رکھیں اور ایسے قدم اُٹھائیں جن سے آپ آئندہ اِس آزمائش میں پڑنے سے محفوظ رہیں گے۔
- خوشی منائیں اور اللہ کی حمد کریں کہ اُس نے آپ کو معاف کر دیا ہے۔

ذرا سوچیں تو

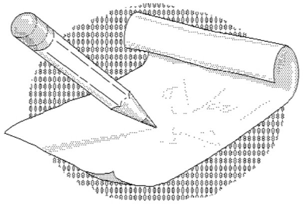

شیطان ہمیشہ ایمان داروں کو منوانے کی کوشش کرتا ہے کہ فلاں غلط کام یا خیال سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کہیں آپ دھوکا نہ کھائیں! گناہ کو اپنے اور اپنے آسمانی باپ کے درمیان نہ آنے دیں۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آپ گناہ سے آزاد ہیں اپنے آپ سے ذیل کے سوالات پوچھیں۔

- میری زندگی میں وہ کون سا خیال یا عمل ہے جو خداوند عیسیٰ مسیح کو پسند نہیں؟

- کیا کرنا چاہیئے تاکہ مَیں دوبارہ وہ گناہ نہ کروں؟ مثال کے طور پر اگر آپ جنسی خیالات کا شکار ہوں تو اُن کتب و رسائل سے اور انٹرنیٹ کی اُن سائٹس سے دُور رہیں جو آزمائش کا باعث ہیں۔ اور

پکا ارادہ کر لیں کہ آپ کوئی بھی ایسی چیز نہ دیکھیں گے جو آپ کے ذہن میں ایسے غلط خیالات پیدا کرے۔

- جس گناہ کا ذکر آپ کر چکے ہیں ذیل کی جگہ پر اعتراف اور توبہ کی اپنی دعا لکھیں۔ اللہ کی بخشش کے لئے اُس کی شکرگزاری کرنا نہ بھولیں۔ (جو دعا اِس سبق کے آخر میں درج ہے اُسے آپ نمونے کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن کوشش کریں کہ یہ دعا آپ کے دل سے نکلتی ہو۔

یاد کرنے کی آیات

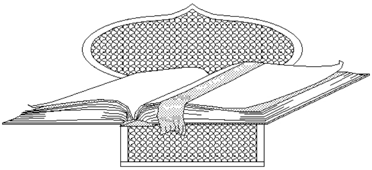

ذیل کی آیت کو یاد کریں تاکہ آئندہ جب کبھی گناہ کر بیٹھیں تو آپ کو فوراً یاد آجائے کہ اللہ وفادار اور راست باز ہے، کہ وہ معاف کر دے گا۔ اللہ معاف کرنے والا ہے۔ وہ اُن کو سزا نہیں دیتا جن کو وہ معاف کر چکا ہے۔ اپنے عاجز اور توبہ کرنے والے بندے کو وہ معافی ہی پیش کرتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر ہم اپنی بدکاری سے پھر کر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو ہمیں عیسیٰ مسیح میں معافی ملتی ہے۔ دھیان دیں کہ آپ کی آزمائشیں اور حوصلہ شکنیاں یہ حقیقت آپ سے چھپائے نہ رکھیں۔

> لیکن اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ وفادار اور راست ثابت ہو گا۔ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کر کے ہمیں تمام ناراستی سے پاک صاف کرے گا۔ (1۔یوحنا 9:1)

دعا

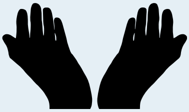

اے مقدس باپ! مَیں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ اِس خیال سے میرا دل دُکھی ہے کہ مَیں نے تجھے دُکھ پہنچایا ہے۔ مَیں تیرے پاس تیرے فرزند عیسیٰ مسیح کے نام میں آتا ہوں۔ مجھے صرف اُسی کی قربانی کے وسیلے سے معافی کا وعدہ حاصل ہے۔ مہربانی فرما کر مجھے معاف کر اور دھو کر صاف کر دے تاکہ مَیں ایک بار پھر تیری مقدس حضوری میں آسکوں۔ مَیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تُو وفادار ہے، کہ تُو اپنے وعدوں پر پورا اُترتا ہے۔ تیرا شکر ہے کہ تُو نے مجھے عیسیٰ کے نام میں معاف فرمایا ہے۔ آمین۔

9 نیک اعمال: ثواب

آپ اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے کبھی بھی نجات حاصل نہیں کر سکتے۔ مگر عیسیٰ مسیح میں نئی زندگی ملنے کا ایک اہم نتیجہ یہ ہے کہ آپ نیک کام کریں گے۔

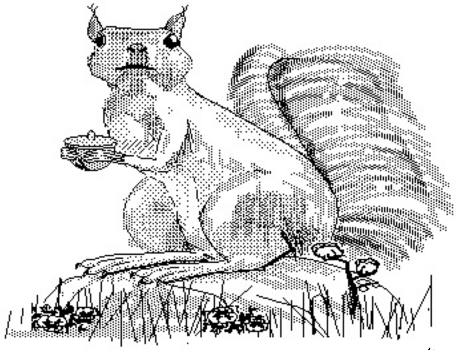

ایک گلہری کا ذکر ہے جو پرندہ بننا چاہتی تھی۔ اُس نے کہا، "پرندے اُڑتے ہیں، لہٰذا اگر میں اُڑ سکوں تب ہی پرندہ بن جاؤں گی۔" چنانچہ وہ درختوں میں دُور دُور تک اُچھلنے کُودنے کی مشق کرنے لگی۔ لیکن نتیجہ صرف یہ نکلا کہ ایک دن زیادہ فاصلہ ہونے کی وجہ سے وہ گر کر مر گئی۔

گلہری کا خیال تھا کہ وہ اُڑنے سے پرندہ بن جائے گی۔ بالکل اِسی طرح بعض لوگ سوچتے ہیں کہ نیک اعمال کرنے سے ہم نجات حاصل کرکے اللہ کی بادشاہی میں داخل ہونے کے لائق ہو جائیں گے۔ لیکن جس طرح گلہری اڑنے سے پرندہ نہیں بن سکتی اُس طرح ہم بھی نیک کام کرنے سے خدا کے فرزند نہیں بن سکتے۔ پہلے لازم ہے کہ ہم عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے نئی مخلوق بن جائیں۔ جس طرح پرندے قدرتی طور پر اُڑتے ہیں اُسی طرح خدا کے فرزند قدرتی طور پر نیک اعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ نے ہمیں نئی مخلوق بنایا ہے جو اچھے کاموں کے لئے بنائی گئی ہے۔

- کتابِ مقدس اِس بات پر زور دیتی ہے کہ ہم اپنے اچھے اعمال سے نجات ہرگز حاصل نہیں کر سکتے۔

> تو اُس نے ہمیں بچایا۔ یہ نہیں کہ ہم نے راست کام کرنے کے باعث نجات حاصل کی بلکہ اُس کے رحم ہی نے ہمیں روح القدس کے وسیلے سے بچایا جس نے ہمیں دھو کر نئے سرے سے جنم دیا اور نئی زندگی عطا کی۔ (طِطُس 5:3)

- لیکن ساتھ ساتھ اللّٰہ کا کلام ہمیں سختی سے اِس سے آگاہ کرتا ہے کہ جو عیسیٰ مسیح کے پیروکار بن گئے ہیں لازم ہے کہ وہ بُرے کاموں سے دُور رہ کر اچھے کام کریں۔

> کسی کے غلط کام کے جواب میں غلط کام مت کرنا، نہ کسی کی گالیوں کے جواب میں گالی دینا۔ اِس کے بجائے جواب میں ایسے شخص کو برکت دیں، کیونکہ اللّٰہ نے آپ کو بھی اِس لئے بُلایا ہے کہ آپ اُس کی برکت وراثت میں پائیں۔ کلامِ مقدّس یوں فرماتا ہے، "کون مزے سے زندگی گزارنا اور اچھے دن دیکھنا چاہتا ہے؟ وہ اپنی زبان کو شریر باتیں کرنے سے روکے اور اپنے ہونٹوں کو جھوٹ بولنے سے۔ وہ بُرائی سے منہ پھیر کر نیک کام کرے، صلح سلامتی کا طالب ہو کر اُس کے پیچھے لگا رہے۔"
>
> (1پطرس 3:9-11)

- ہم مسیح کے پیروکار بن کر اچھے کام کرنے سے اُس کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔

> ہاں، ہم اُسی کی مخلوق ہیں جنہیں اُس نے مسیح میں نیک کام کرنے کے لئے خلق کیا ہے۔ اور یہ کام اُس نے پہلے سے ہمارے لئے تیار کر رکھے ہیں، کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُنہیں سرانجام دیتے ہوئے زندگی گزاریں۔ (اِفسیوں 10:2)

- دوسروں سے اپنی محبت کا اظہار کرنے سے ہم دکھاتے ہیں کہ ہم مسیح کے ہیں۔

> جو اپنے بھائی سے محبت رکھتا ہے وہ نور میں رہتا ہے اور اُس میں کوئی بھی چیز نہیں پائی جاتی جو ٹھوکر کا باعث بن سکے۔ (1یوحنا 10:2)

نہ صرف یہ بلکہ عیسیٰ فرماتا ہے کہ ضرورت مندوں کی مدد کرنے سے ہم حقیقت میں مسیح کی مدد کرتے ہیں۔

> مَیں تمہیں سچ بتاتا ہوں کہ جو کچھ تم نے میرے اِن سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے ایک کے لئے کیا وہ تم نے میرے ہی لئے کیا۔ (متی 40:25)

مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

گو ہم خدا کی بادشاہی میں داخل ہوئے ہیں، لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم خود بہ خود اچھے اعمال کرنے لگیں گے۔ یہ کافی نہیں کہ ہم اپنے الفاظ سے اللہ اور انسان سے محبت کا اظہار کریں بلکہ لازم ہے کہ ہم یہ کچھ عمل میں لائیں۔ ذیل کی تجاویز مسیح کی خاطر دوسروں کی مدد کرنے میں آپ کی راہنمائی کریں گی۔

- اُس محبت کے لئے اللہ کا شکر کریں جو اُس کے فرزند میں ظاہر ہوئی ہے۔ عرض کریں کہ وہ آپ کو موقع فراہم کرے کہ آپ دوسروں کی مدد کرکے خدا کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کریں۔
- اپنے دل میں جھانک کر معلوم کریں کہ کیا آپ دوسروں کی مدد کرنے کے لئے اپنی اچھی چیزوں (وقت، پیسے، ملکیت) میں سے کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔
- اُن لوگوں کے بارے میں سوچیں جن سے روزانہ آپ کا رابطہ ہوتا ہو۔ اِس پر بھی دھیان دیں کہ اُن کی کون سی ضروریات ہیں۔ آپ اُن کی کیسی مدد کرسکیں گے؟
- کسی ایک کا انتخاب کرکے مسیح کی خاطر اُس کی مدد کریں۔ آج ہی۔

ذرا سوچیں تو

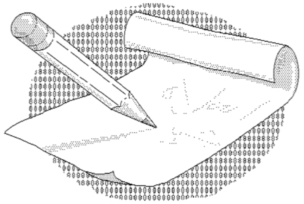

جو بھی اپنے آپ کو عیسیٰ مسیح کا پیروکار کہلائے اُس کے لئے نیکی کرنا لازم ہے۔ مسیح جیسا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اچھے کام کریں۔ یعنی ایسے کام جیسے اُس نے کئے۔ پاک صحائف ہمیں تعلیم دیتے ہیں کہ ہم ایسی زندگی گزاریں کہ لوگ ہمارے اچھے کام دیکھ کر اُن کے سبب سے اللہ کی تعریف کریں (ا۔پطرس 12:2)۔ کیا آپ کی زندگی مسیح کا اظہار کرتی ہے؟ ذیل کے سوالات کے دیانت داری سے جواب دیں۔

- نیکی کرنے سے کیسے ثابت ہوتا ہے کہ مَیں عیسیٰ سے محبت کرتا ہوں؟

- مَیں کن طریقوں سے دوسروں کے ساتھ محبت دکھا سکتا ہوں؟

- خود غرضی کس طرح مجھے نیکی کرنے سے روک سکتی ہے؟

- اُس کا نام لکھیں جس کی آپ اِس ہفتے خصوصاً مدد کریں گے۔

- آپ کس طرح اُس کی مدد کریں گے؟

یاد کرنے کی آیات

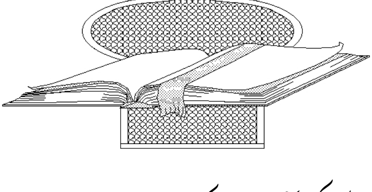

جب بھی آپ نیکی کریں تب لوگوں کو یقین دلائیں کہ یہ عمل عیسیٰ مسیح کی بخشش ہے نہ کہ آپ کی۔ لوگوں کو بتائیں کہ آپ مسیح کی محبت اور اُس جیسا بننے کی خواہش سے مدد کر رہے ہیں۔ اِس کام میں اپنے آپ کو ہمت دلانے کے لئے ذیل کی آیت حفظ کریں۔

اور جو کچھ بھی آپ کریں خواہ زبانی ہو یا عملی وہ خداوند عیسیٰ کا نام لے کر کریں۔ ہر کام میں اُسی کے وسیلے سے خدا باپ کا شکر کریں۔ (کُلسیوں 17:3)

دعا

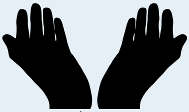

اے خدا باپ! مَیں تیرے بیٹے خداوند عیسیٰ مسیح کے لئے تیرا شکر کرتا ہوں جس نے مجھے دکھایا کہ تجھے پسندیدہ زندگی کیا ہے۔ میری آنکھیں کھول تاکہ مَیں دوسروں کی ضروریات دیکھ کر اُن کی مدد کروں، ویسے ہی جیسے عیسیٰ نے دنیا میں رہتے ہوئے دوسروں کی مدد کی۔ میرے دل کو نرم کر اور مجھے مہربان بنا تاکہ مَیں اپنے دل کی خوشی سے دوسروں کی مدد کرنے میں اپنی دولت، وقت اورطاقت قربان کروں، جیسے میرے خداوند نے میری خاطر سب کچھ قربان کیا۔ یہاں تک کہ اُس نے زمین پر آ کر میری خاطر اپنی جان دے دی۔ مَیں اُس کے بیش بہا اور پاک نام میں دعا کرتا ہوں۔ آمین۔

10 فرماں برداری اور اللہ کی مرضی: مسیح کی حکمرانی

عیسیٰ مسیح آپ کا خداوند اور مالک ہے۔ لازم ہے کہ آپ اپنی زندگی کے لئے اُس کی مرضی جان کر اُس کے فرماں بردار رہیں۔

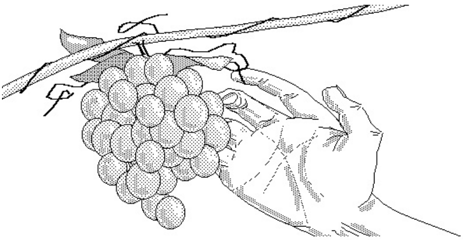

یہ اکثر سننے میں آتا ہے کہ "رشوت لینا غلط ہے لیکن مَیں کیا کروں؟ مجھے ایسا کرنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔" یا پھر کوئی طالب علم کہتا ہے کہ "اگرچہ امتحان میں نقل کرنا گناہ ہے لیکن اللہ مجھے معاف کر دے گا، کیونکہ دوسری صورت میں مَیں فیل ہو جاتا۔" عیسیٰ فرماتا ہے کہ فرماں برداری باتیں کرنے سے زیادہ ہوتی ہے بلکہ حقیقی فرماں برداری ہمارے اعمال سے ظاہر ہوتی ہے۔ اُس نے ایک مرتبہ دو بیٹوں کی ایک کہانی سنائی جو متی 12:28-31 میں درج ہے۔

بیٹوں کے باپ نے اپنے بڑے بیٹے کو ہدایت کی کہ جا کر میرے انگور کے باغ میں کام کر۔ بیٹے نے جواب دیا کہ "نہیں،" لیکن بعد میں اُسے افسوس ہوا کہ مَیں نے باپ سے انکار کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ انگور کے باغ میں کام کرنے چلا گیا۔ باپ نے دوسرے بیٹے سے بھی بات کی کہ جا کر مدد کر۔ دوسرا بیٹا خوشی سے متفق ہوا لیکن کام کرنے نہ گیا۔

عیسیٰ کہنا چاہتا ہے کہ صرف یہ مان لینا کافی نہیں کہ خدا کے فرمان درست ہیں۔ لازم ہے کہ ہم اُس کے فرمانوں پر عمل بھی کریں۔ عیسیٰ کی تعلیمات کا مطالعہ کرنے سے ہم فرماں برداری کے بارے میں بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔

- عیسیٰ کے پیروکار بننے سے آپ نے اپنے آپ کو اُس کے حوالے کر دیا۔ وہ آپ کا مالک ہے جس کے تابع آپ کو رہنا ہے۔

> جو میرے پیچھے آنا چاہے وہ اپنے آپ کا انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے ہو لے۔ (متی 24:16)

- آپ نے مسیح کا شاگرد بننے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن یہ ایک فیصلہ ہے جو روزانہ اور بار بار کرنا پڑتا ہے۔ لازم ہے کہ آپ روزانہ اپنی فرماں برداری سے اپنی اُس سے محبت کا اظہار کریں۔

> اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے احکام کے مطابق زندگی گزارو گے۔ (یوحنا 15:14)

- جیسے جیسے آپ اُس کے حکموں کی تعمیل کرتے جائیں گے — "اور اُس کے احکام ہمارے لئے بوجھ کا باعث نہیں ہیں۔" (1۔یوحنا 3:5) — ویسے ویسے خداوند عیسیٰ مسیح کے ساتھ آپ کا تعلق مضبوط ہوتا جائے گا۔

> جب تم میرے احکام کے مطابق زندگی گزارتے ہو تو تم مجھ میں قائم رہتے ہو۔ مَیں بھی اِسی طرح اپنے باپ کے احکام کے مطابق چلتا ہوں اور یوں اُس کی محبت میں قائم رہتا ہوں۔ (یوحنا 10:15)

- فرماں برداری کا یہ فائدہ بھی ہے کہ آپ ایسی راہ پر چلیں گے جو آپ کو حقیقی سکون اور اطمینان دے گی۔

> تم کیوں مجھے 'خداوند، خداوند' کہہ کر پکارتے ہو؟ میری بات پر تو تم عمل نہیں کرتے۔ لیکن مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ وہ شخص کس کی مانند ہے جو میرے پاس آ کر میری بات سن لیتا اور اُس پر عمل کرتا ہے۔ وہ اُس آدمی کی مانند ہے جس نے اپنا مکان بنانے کے لئے گہری بنیاد کی کھدائی کروائی۔ کھود کھود کر وہ چٹان تک پہنچ گیا۔ اُسی پر اُس نے مکان کی بنیاد

رکھی۔ مکان مکمل ہوا تو ایک دن سیلاب آیا۔ زور سے بہتا ہوا پانی مکان سے ٹکرایا، لیکن وہ اُسے ہلا نہ سکا کیونکہ وہ مضبوطی سے بنایا گیا تھا۔ (لوقا 6:46-48)

مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

چونکہ آپ نے عیسیٰ مسیح کو اپنا خداوند کہا ہے اِس لئے لازم ہے کہ آپ فیصلہ کریں کہ کیا مَیں اُس کی فرماں برداری کروں یا نہ کروں؟ بپتسمے میں آپ "مر کر گناہ کی حکومت سے نکل گئے ہیں اور اب آپ کی مسیح میں زندگی اللہ کے لئے مخصوص ہے" (رومیوں 6:3-11) ، دیکھیں ضمیمہ 1)۔ لیکن شیطان آپ کو آزمائش میں ڈال کر کوشش کرے گا کہ آپ اللہ سے اپنے وعدوں سے پھر جائیں۔ ذیل کے اقدامات عزم میں مضبوط رہنے میں آپ کی مدد کریں گے۔

- روزانہ اپنا یہ عزم دہرائیں کہ مَیں عیسیٰ مسیح کا شاگرد ہوں۔
- دعا کرنے اور خدا کا کلام پڑھنے سے یہ معلوم کریں کہ اُس کی آپ کی زندگی کے لئے کیا مرضی ہے۔
- ہر حالت میں اور جب بھی کوئی فیصلہ کرنا ہو تو اپنے آپ سے پوچھیں کہ کیا عیسیٰ چاہتا ہے کہ مَیں ایسا کروں؟
- پاک صاف خیالوں اور قول و فعل سے اُس کی پوری اطاعت کا اظہار کریں۔

ذرا سوچیں تو

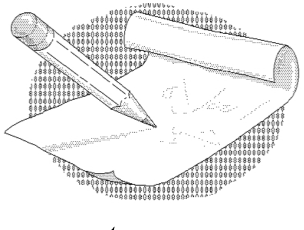

کبھی کبھی اللہ آپ کو بے حد مشکل کام کرنے کو کہے گا۔ شاید وہ آپ سے کہے کہ فلاں کو بتا کہ مَیں عیسیٰ مسیح کا پیروکار ہوں۔ یا شاید وہ فرمائے کہ دوست کی خاطر جھوٹ بولنے یا دھوکا دینے سے انکار کر۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کو بتائے کہ میرے نام کی خاطر تکلیف اُٹھانے کے لئے تیار رہ۔ اُسی وقت آپ کی تابع داری کی حقیقت آپ اور اردگرد کے لوگوں کے سامنے کھل جائے گی۔ یہ تابع داری آزمانے کے لئے اپنے آپ سے ذیل کے سوالات پوچھیں۔

- جب مَیں عیسیٰ کو "خداوند" کہتا ہوں تو میرا کیا مطلب ہے؟

- خدا کا کیا فرمان میرے لئے مشکل ہے؟

- کیا مَیں واقعی یقین رکھتا ہوں کہ اللہ بہتری پیدا کرے گا؟ اُس وقت بھی جب اُس کے فرمان سے تکالیف برداشت کرنی پڑیں؟

- کون سی تکلیف یا دُکھ سہنا میرے لئے مشکل ہے؟

- کیوں؟

- مَیں کس طرح دکھا سکتا ہوں کہ مَیں خداوند عیسیٰ مسیح کا فرماں بردار پیروکار ہوں؟

یاد کرنے کی آیات

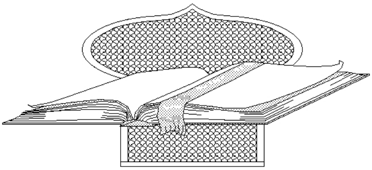

جو آیات آپ نے حفظ کر لی ہیں اُنہیں یاد رکھنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اُن سب کو کم ازکم ہفتہ وار ایک بار دہرایا جائے اور ہر نئی آیت روزانہ ایک بار دہرائی جائے۔ روزانہ جب بھی آپ عبادت کریں تو کچھ وقت اُن آیات پر بھی غور وفکر کریں جو آپ نے حفظ کی ہوئی ہیں۔

ذیل کی آیت ہمیں یاد دلاتی ہے کہ خداوند عیسیٰ مسیح نے ہمارے لئے جو قربانی دی اُس کی بدولت اُسے ہماری جان پر حق ہے۔

> آپ اپنے مالک نہیں ہیں کیونکہ آپ کو قیمت ادا کر کے خریدا گیا ہے۔ اب اپنے بدن سے اللہ کو جلال دیں۔ (1 کرِنتھیوں 6:19-20)

دعا

اللہ کی قدرت پر غور کرتے وقت کبھی کبھی ہمارے دلوں میں خوف پیدا ہوتا ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ اللہ آپ کا باپ ہے۔ وہ آپ سے محبت کرتا ہے اور آپ کی بہتری چاہتا ہے۔ بعض فرمان بہت مشکل ہوتے ہیں، اور ہو سکتا ہے کہ ہم اُن پر عمل کرنے سے ڈریں۔ تاہم اِس کا حل نافرمانی نہیں بلکہ یہ کہ ہم سچے دل سے دعا کریں اور خدا سے ہمت اور طاقت مانگیں تا کہ ہم بادشاہ کے سچے اور پاک فرزند ثابت ہوں۔

ذیل کی دعا پڑھیں اور سوچیں کہ وہ کیا کہتی ہے۔ اگر آپ بھی یہ کچھ کہنا چاہیں تو یہ دعا مانگیں۔ اگر آپ یہ دعا فی الحال نہیں مانگ سکتے تو اللہ سے عرض کریں کہ وہ آپ کو ہمت دے اور آپ کو فرماں برداری کے مرحلے تک پہنچائے۔

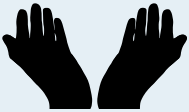

اے پیارے باپ! مَیں اپنے خداوند اور نجات دہندہ عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے پورے طور پر تیری فرماں برداری کرنے کا عہد کرتا ہوں۔ تیرا فرزند میری زندگی کا نمونہ ہو۔ اور ہمیشہ میری یہی خواہش ہو کہ مَیں تیرے جلال کے لئے زندگی گزاروں، بالکل اُسی طرح جس طرح خداوند عیسیٰ نے دنیا میں رہ کر زندگی گزاری۔ میری زندگی کے لئے جو تیری مرضی اور خواہش ہے وہ مجھے سکھا۔ مجھے اپنے روح القدس کی قدرت سے معمور کر دے تاکہ مَیں اپنی زندگی میں تیری مرضی پوری کرنے کی جد و جہد کروں۔ عیسیٰ کے نام میں مَیں یہ دعا مانگتا ہوں۔ آمین۔

11 آزادی اور رضائے الٰہی

نئی زندگی قواعد و ضوابط پر عمل کرنے میں نہیں پائی جاتی بلکہ اِس میں کہ ہم خدا اور انسان سے محبت کرنا سیکھیں۔

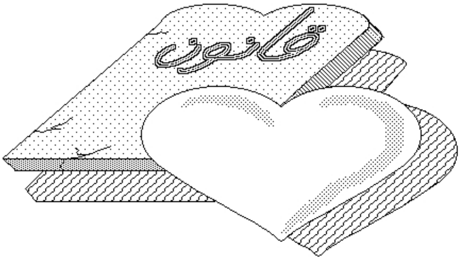

پچھلے اسباق میں ہمیں گناہ سے دُور رہنے، نیک اعمال کرنے اور عیسیٰ مسیح کی پوری اطاعت کرنے کی راہ معلوم ہوئی۔ تاہم لازم ہے کہ آپ کی نجات کا صرف یہ نتیجہ نہ نکلے کہ آپ قواعد اور اچھی عادتوں کی پیروی کریں۔ اہم بات یہ ہے کہ جو زندگی آپ گزاریں اور جو فیصلے آپ کریں وہ اللہ اور انسان سے آپ کی محبت پر مبنی ہوں، نہ کہ لکھی ہوئی شریعت پر۔

کئی بار عیسیٰ مذہبی پیشواؤں سے ناراض ہوا، کیونکہ اُن کے نزدیک مذہب کا مقصد یہ نہیں کہ ہم خدا سے محبت رکھ کر اُسے خوش کریں بلکہ یہ کہ ہم اُس کے قواعد و ضوابط پورے کریں۔ وہ نہیں سمجھتے تھے کہ دعا خدا سے رفاقت ہے بلکہ یہ کہ دعا ایک فرض ہے جسے مقررہ اوقات پر ادا کرنی ہے تاکہ اللہ کی منظوری حاصل ہو۔ وہ غریبوں کو محبت اور رحم کی بنا پر خیرات نہیں دیتے تھے بلکہ اِس لئے کہ اللہ اُن کی دعاؤں کو قبول کرے۔ وہ غور نہیں کرتے تھے کہ اندرونی طور پر پاک صاف ہو جائیں بلکہ اُن کا پورا دھیان اِس پر تھا کہ وہ پانی سے بیرونی طور پر صاف رہیں۔

عیسیٰ نے جو کچھ نئی زندگی کے بارے میں کہا اُس پر غور کریں۔

- ظاہری رسومات کی بجا آوری کی نسبت زیادہ اہم یہ ہے کہ ہمیں دل کی صفائی حاصل ہو۔ ایک بار جب عیسیٰ پر مذہبی قوانین کو توڑنے کا الزام لگایا گیا تو اُس نے ظاہری رسموں کو کوئی اہمیت نہ دیتے ہوئے کہا،

> کوئی ایسی چیز ہے نہیں جو انسان کے منہ میں داخل ہو کر اُسے ناپاک کر سکے، بلکہ جو کچھ انسان کے منہ سے نکلتا ہے وہی اُسے ناپاک کر دیتا ہے۔ لیکن جو کچھ انسان کے منہ سے نکلتا ہے وہ دل سے آتا ہے۔ وہی انسان کو ناپاک کرتا ہے۔ (متی 18،11:15)

- جب ہم شریعت کو منہ میں لے کر کسی کی مدد کرنے سے انکار کرتے یا اُس پر رحم نہیں کرتے تو ہم حقیقت میں اللّٰہ کی شریعت توڑتے ہیں۔ خدا نے فرمایا تھا کہ سبت کے دن کوئی بھی کام نہ کیا جائے۔ جب عیسیٰ نے سبت کے دن لوگوں کو شفا دی تو مذہبی پیشواؤں نے عیسیٰ کو تنبیہ کی۔ جواب میں اُس نے اُن سے پوچھا،

> "مجھے بتاؤ، شریعت ہمیں سبت کے دن کیا کرنے کی اجازت دیتی ہے، نیک کام کرنے کی یا غلط کام کرنے کی، کسی کی جان بچانے کی یا اُسے تباہ کرنے کی؟" سب خاموش رہے۔ وہ غصے سے اپنے اردگرد کے لوگوں کی طرف دیکھنے لگا۔ اُن کی سخت دلی اُس کے لئے بڑے دُکھ کا باعث بن رہی تھی۔ پھر اُس نے آدمی سے کہا، "اپنا ہاتھ آگے بڑھا۔" اُس نے ایسا کیا تو اُس کا ہاتھ بحال ہو گیا۔ (مرقس 5-4:3)

- عیسیٰ فرماتا ہے کہ شریعت دو باتوں پر مشتمل ہے۔ جو بھی بات اِن دو اصولوں کی خلاف ورزی کرے وہ گناہ ہے۔

> 'رب اپنے خدا سے اپنے پورے دل، اپنی پوری جان اور اپنے پورے ذہن سے پیار کرنا۔' یہ اوّل اور سب سے بڑا حکم ہے۔ اور دوسرا حکم اِس کے برابر یہ ہے، 'اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔' (متی 39-37:22)

ذرا سوچیں تو

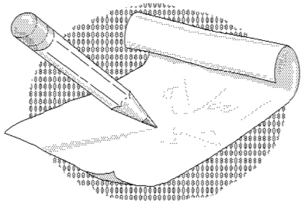

مذہبی پیشوا اُسی شریعت کا مطالعہ کرتے تھے جو اللہ نے اپنے نبی موسیٰ کی معرفت دی تھی۔ تاہم یہ بات اُن کی سمجھ سے باہر تھی کہ شریعت ہمیں راہنما اور استاد کے طور پر دی گئی ہے تاکہ ہمیں اللہ کی مرضی معلوم ہو (گلتیوں 3:22-26)۔

شریعت کا مقصد نہ صرف یہ ہے کہ ہم ظاہری طور پر اُس پر عمل کریں بلکہ وہ دل صاف رکھنے اور محبت کے دونوں احکام پورے کرنے میں ہماری مدد بھی کرنا چاہتی ہے۔ ذیل کی دو مثالوں پر غور کریں جو عیسیٰ نے دیں۔ یہ مثالیں دکھاتی ہیں کہ گناہ دل سے نکلتا ہے، لہٰذا لازم ہے کہ پاکیزگی دل ہی سے شروع ہو جائے۔

- موسیٰ کی شریعت:

> قتل نہ کرنا۔ (خروج 20:13)

عیسیٰ کی تعلیم:

> جو بھی اپنے بھائی پر غصہ کرے اُسے عدالت میں جواب دینا ہو گا۔ اِسی طرح جو اپنے بھائی کو 'احمق' کہے اُسے یہودی عدالتِ عالیہ میں جواب دینا ہو گا۔ اور جو اُس کو 'بے وقوف!' کہے وہ جہنم کی آگ میں پھینکے جانے کے لائق ٹھہرے گا۔ (متی 5:22)

- موسیٰ کی شریعت:

> زنا نہ کرنا۔ (خروج 20:14)

عیسیٰ کی تعلیم:

> جو کسی عورت کو بُری خواہش سے دیکھتا ہے وہ اپنے دل میں اُس کے ساتھ زنا کر چکا ہے۔ (متی 5:28)

- موسیٰ کی شریعت:

> آنکھ کے بدلے آنکھ، دانت کے بدلے دانت، ہاتھ کے بدلے ہاتھ، پاؤں کے بدلے پاؤں۔ (خروج 24:21)

عیسیٰ کی تعلیم:

> بدکار کا مقابلہ مت کرنا۔ اگر کوئی تیرے دہنے گال پر تھپڑ مارے تو اُسے دوسرا گال بھی پیش کر دے۔ (متی 39:5)

- موسیٰ کی شریعت:

> اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔ (احبار 18:19)

عیسیٰ کی تعلیم:

> اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اُن کے لئے دعا کرو جو تم کو ستاتے ہیں۔ (متی 44:5)

مجھے کیا کرنا چاہئے؟

کسی نے خوب کہا ہے کہ اللہ سے محبت رکھو، پھر جی چاہے کرتے پھرو۔ اِس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہمیں بُرائی کرنے کی آزادی ہے بلکہ یہ کہ اگر ہم پورے دل سے خدا سے محبت کریں تو ہم لازماً صرف وہی کام کریں گے جو اچھے اور درست ہیں۔

اللہ کا کلام فرماتا ہے،

> روح القدس میں زندگی گزاریں۔ پھر آپ اپنی پرانی فطرت کی خواہشات پوری نہیں کریں گے۔ (گلتیوں 16:5)

ذیل کے سوالات کا جواب دے کر معلوم کریں کہ دعا کرتے وقت کیا میری نیت اچھی ہے؟ کیا مَیں اِس لئے دعا کرتا ہوں کہ خدا سے رفاقت رکھوں؟ یا صرف اِس لئے کہ اپنے فرائض ادا کروں؟

- دعا میں مَیں خدا سے اپنی محبت کا اظہار کس طرح کروں؟

____

____

- دعا میں مَیں اپنے دشمنوں سے محبت کا اظہار کس طرح کروں؟

____

____

- دعا کب اللہ کو پسند نہیں ہوتی؟

____

____

اب اپنے دیگر عادتوں اور اعمال پر غور کر کے یہی سوالات پوچھیں۔ یہ کرنے سے آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ جو کچھ مَیں کرتا ہوں کیا مَیں اُسے صحیح وجہ سے کرتا ہوں؟ کیا اِس کی وجہ یہ ہے کہ مَیں خدا اور دوسروں سے محبت رکھتا ہوں؟

یاد کرنے کی آیات

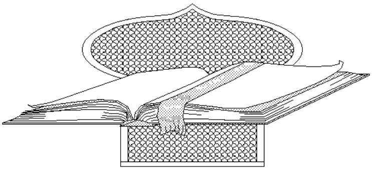

اللہ نے ہمارے ساتھ خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے ایک نیا عہد باندھا ہے۔ نتیجے میں ہم شریعت کے تحت نہیں چلتے بلکہ اپنی دلی خواہشات کے مطابق۔ وجہ یہ ہے کہ خدا نے ہم میں اپنا روح اُنڈیلا ہے جو صحیح راہ پر چلنے میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔

> مَیں اپنی شریعت اُن کے اندر ڈال کر اُن کے دلوں پر کندہ کروں گا۔ تب مَیں ہی اُن کا خدا ہوں گا، اور وہ میری قوم ہوں گے۔ (یرمیاہ 33:31)

دعا

ذیل کی خالی جگہ پر اپنی دعا لکھیں۔ شکر کریں کہ خدا نے آپ کو عیسیٰ مسیح میں یہ آزادی دی ہے کہ آپ سچائی اور محبت سے بھرپور زندگی گزار سکیں۔

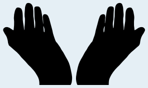

12 روزہ، خیرات اور حج

روزہ، خیرات اور حج اللہ کی منظوری حاصل کرنے کے ذرائع نہیں ہیں بلکہ اِن سے ہماری لگن ظاہر ہوتی ہے۔

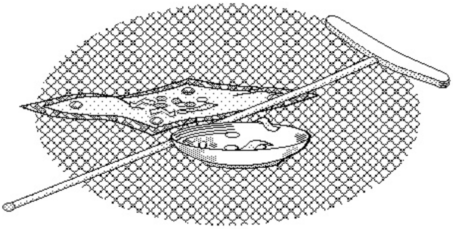

جو کچھ ہم کریں لازم ہے کہ اُس کی جڑ اللہ سے محبت ہو۔ لیکن ہم اِس کو روزمرہ کی زندگی میں کس طرح عمل میں لائیں؟ یہ بات بہتر طور پر سمجھنے کے لئے ہم پتہ کریں گے کہ خدا اپنے کلام میں روزہ، خیرات اور حج کے بارے میں کیا فرماتا ہے۔ پھر ہم غور کریں گے کہ یہ تعلیم کس طرح عمل میں لائی جائے۔

روزہ

- اللہ کا کلام ہمیں روزہ رکھنے کا حکم نہیں دیتا۔ اِس کے باوجود خدا کے رسولوں اور نبیوں نے اُس وقت روزہ رکھا جب وہ اللہ کے حضور کوئی خاص عرض پیش کرنا چاہتے تھے۔ مثال کے طور پر جب پولس رسول نے بزرگوں کو جماعت کی راہنمائی کرنے کے لئے مقرر کیا تو لکھا ہے کہ

> اُنہوں نے روزے رکھ کر دعا کی اور اُنہیں اُس خداوند کے سپرد کیا جس پر وہ ایمان لائے تھے۔ (اعمال 23:14)

- اللہ کا کلام فرماتا ہے کہ جو روزہ صاف دل اور خالص مقاصد کے تحت رکھا جائے صرف وہی خدا کو مقبول ہے۔ یسعیاہ نبی خدا کے بندوں کو تنبیہ کرتا ہے کہ

> تم روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ جھگڑتے اور لڑتے بھی ہو۔ تم ایک دوسرے کو شرارت کے مُکے مارنے سے بھی نہیں چوکتے۔ یہ کیسی بات ہے؟ اگر تم یوں روزہ رکھو تو اِس کی توقع نہیں کر سکتے کہ تمہاری بات آسمان تک پہنچے۔ (یسعیاہ 4:58)

عیسیٰ اپنے شاگردوں کو سکھاتا ہے کہ

> روزے کے وقت اپنے بالوں میں تیل ڈال اور اپنا منہ دھو۔ پھر لوگوں کو معلوم نہیں ہو گا کہ تُو روزے سے ہے بلکہ صرف تیرے باپ کو جو پوشیدگی میں ہے۔ اور تیرا باپ جو پوشیدہ باتیں دیکھتا ہے تجھے اِس کا معاوضہ دے گا۔ (متی 18-17:6)

خیرات

- کیا خیرات دینا ضروری ہے؟ مسیح کے بہت سے پیروکار موسوی شریعت کی ہدایت کے مطابق اپنی آمدنی کا دسواں حصہ دیتے ہیں۔ تاہم نیا عہد نامہ اِس پر زور دیتا ہے کہ اہم بات یہ نہیں کہ ہم بہت زیادہ دیں، اہم بات یہ ہے کہ ہماری نیت اچھی ہو۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ حقیقت میں خدا کا ہے۔ لہٰذا لازم ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے اُس سے ہم خدا کو جلال دیں۔

> عیسیٰ نے نظر اُٹھا کر دیکھا کہ امیر لوگ اپنے ہدیئے بیت المقدس کے چندے کے بکس میں ڈال رہے ہیں۔ ایک غریب بیوہ بھی وہاں سے گزری جس نے اُس میں تانبے کے دو معمولی سے سِکے ڈال دیئے۔ عیسیٰ نے کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اِس غریب بیوہ نے تمام لوگوں کی نسبت زیادہ ڈالا ہے۔ کیونکہ اِن سب نے تو اپنی دولت کی کثرت سے کچھ ڈالا جبکہ اِس نے ضرورت مند ہونے کے باوجود بھی اپنے گزارے کے سارے پیسے دے دیئے ہیں۔“ (لوقا 4-1:21)

پولس رسول نے ہدایت کی کہ

> ہر ایک اُتنا دے جتنا دینے کے لئے اُس نے پہلے اپنے دل میں ٹھہرا لیا ہے۔ وہ اِس میں تکلیف یا مجبوری محسوس نہ کرے، کیونکہ اللہ اُس سے محبت رکھتا ہے جو خوشی سے دیتا ہے۔ (1 کُرِنتھیوں 7:9)

حج

- خداوند عیسیٰ مسیح نے کبھی نہیں کہا کہ ہم کوئی خاص حج کریں۔ اِس کے برعکس وہ فرماتا ہے کہ میرے پیروکار زندگی کے آخر تک روحانی حج پر ہوتے ہیں۔ ہمیں ہدایت کی گئی ہے کہ

> جب تک آپ اِس دنیا کے مہمان رہیں گے خدا کے خوف میں زندگی گزاریں۔
>
> (1 پطرس 17:1)

- سچے حاجی کی حیثیت سے ہمیں پاکیزہ زندگی گزارنی ہے تاکہ ہماری نگاہ اُس منزلِ مقصود پر لگی رہے جب ہم ابدی طور پر مسیح کے ساتھ رہیں گے (جنت کی اُمید کے متعلق دیکھئے سبق 13)۔

> چنانچہ عزیزو، چونکہ آپ اِس انتظار میں ہیں اِس لئے پوری لگن کے ساتھ کوشاں رہیں کہ آپ اللہ کے نزدیک بے داغ اور بے الزام ٹھہریں اور آپ کی اُس کے ساتھ صلح ہو۔ (2 پطرس 14:3)

مجھے کیا کرنا چاہئے؟

- اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو دکھائے کہ آپ نئی زندگی کے یہ پہلو کیسے عمل میں لائیں۔
- روزانہ ایک فرماں بردار اور پاک حاجی کی حیثیت سے تمام معاملات خدا کے سپرد کریں۔ جہاں بھی ممکن ہو خدا سے اپنی محبت کا اظہار کریں۔
- اپنے آپ سے پوچھیں کہ روزے، خیرات اور حج کے سلسلے میں کیا میرا چال چلن قابلِ تعریف رہا ہے؟ کیا مَیں اپنے پیسوں سے خاندان کی نگہداشت اور دوسروں کی مدد کر رہا ہوں؟ کیا کوئی ایسی

ضرورت ہے جس کے پیشِ نظر مجھے روزہ رکھ کر دعا کرنا چاہئے؟ کیا میری گفتار سے پاکیزگی کی راہ پر چلنے کی خواہش ظاہر ہوتی ہے؟

- جو کچھ آپ کریں چاہے روزہ رکھیں چاہے غریبوں کو خیرات دیں سب کچھ دل کی خوشی اور شکر گزاری سے کریں۔

ذرا سوچیں تو

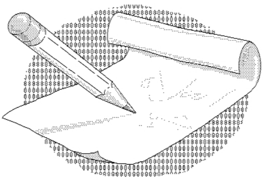

ذیل کے سوالات کے جواب دیں تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ آپ درجِ بالا تعلیم کو کس طرح عمل میں لا کر خدا کو خوشی دلا سکیں۔

- آپ کو کیوں روزہ رکھنا اور دعا کرنا چاہئے؟

- آپ ہر ہفتے کو غریبوں کی مدد کے لئے کتنے پیسے بچا کر رکھنے کے لئے تیار ہیں؟

- آپ کی زندگی میں کون سے کام یا اعمال دکھاتے ہیں کہ آپ جنت کی طرف جانے والے روحانی حج پر ہیں؟

- اگر ہم یہ کام اپنی مرضی اور خوشی سے نہیں کریں گے تو خدا خوش نہیں ہو گا۔ اللہ کیوں چاہتا ہے کہ ہم خوشی سے خیرات دیں؟

یاد کرنے کی آیات

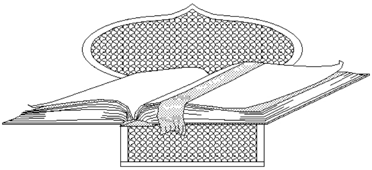

جو کچھ بھی کریں اللہ کو زیادہ فکر ہے کہ ہماری نیت اچھی ہو۔ ذیل کی آیت پر غور کریں اور اِسے حفظ کر لیں تاکہ جو بھی آپ کریں اُس کے پیچھے یہ خیال ہو کہ آپ کی حرکت خدا کو پسند ہو۔

> اور جو کچھ بھی آپ کریں خواہ زبانی ہو یا عملی وہ خداوند عیسیٰ کا نام لے کر کریں۔ ہر کام میں اُسی کے وسیلے سے خدا باپ کا شکر کریں۔ (کُلسیوں 17:3)

دعا

ذیل کی دعا کو مکمل کریں اور پھر اُسے سچے دل سے عیسیٰ کے نام میں مانگیں۔

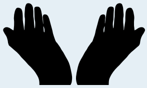

اے خدا باپ! مَیں اپنی زندگی تیرے سپرد کرتا ہوں، کیونکہ مَیں تیری آسمانی بادشاہی کی طرف سفر کرنے والا پاک حاجی ہوں۔ مَیں روزہ اور دعا کے علاوہ ذیل کے طریقوں سے اپنی تجھ سے محبت ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔

____

____

____

____

____

____

____

13 دُکھ اور ہماری زندہ اُمید

اللہ کی مرضی ہے کہ ہم اُس پر بھروسا رکھتے ہوئے دُکھ سہیں اور پوری اُمید کے ساتھ دوسری دنیا کا انتظار کریں۔

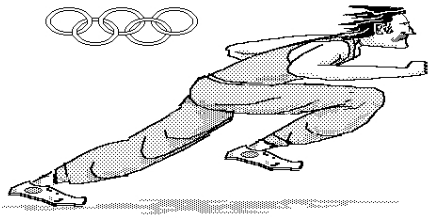

کیا آپ نے کبھی اُس پہلوان کو دیکھا ہے جو اولمپک کھیلوں میں حصہ لینے کے لئے تربیت لیتا ہے؟ اپنے جسم کو تیار کرنے کے لئے وہ سخت ورزش کرتا اور بہت تکلیف سہتا ہے۔ وہ ایسی تکلیف کیوں سہتا ہے؟ وہ تکلیف اِس لئے سہتا ہے کہ اُس کی نظر منزلِ مقصود پر لگی رہتی ہے۔وہ انعام جیتنا چاہتا ہے۔ اِسی طرح کلامِ پاک ہمیں سکھاتا ہے کہ جو عیسیٰ مسیح کی پیروی کرنے کے لئے چنے گئے ہیں اُنہیں تکلیف اور دُکھ سہنا پڑتا ہے۔ لیکن جس طرح پہلوان انعام پر نظر رکھتے ہوئے قوت حاصل کرتا ہے اُسی طرح خدا نے ہمیں وہ زندہ اُمید بخشی ہے جو اِس زندگی میں دُکھ سہنے کی قوت عطا کرتی ہے۔

ذیل کی آیات ہمیں اِس اُمید کے بارے میں اللہ کا وعدہ دیتی ہیں،

(3) خدا ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے باپ کی تعریف ہو! اپنے عظیم رحم سے اُس نے عیسیٰ مسیح کو زندہ کرنے کے وسیلے سے ہمیں نئے سرے سے پیدا کیا ہے۔ اِس سے ہمیں ایک زندہ اُمید ملی ہے، (4) ایک ایسی میراث جو کبھی نہیں سڑے گی، کبھی نہیں ناپاک ہو جائے گی اور کبھی نہیں مُرجھائے گی۔ کیونکہ یہ آسمان پر آپ کے لئے محفوظ رکھی گئی ہے۔ (5) اور اللہ آپ کے ایمان کے ذریعے اپنی قدرت سے آپ کی اُس وقت تک حفاظت

کرتا رہے گا جب تک آپ کو نجات نہ مل جائے، وہ نجات جو آخرت کے دن سب پر ظاہر ہونے کے لئے تیار ہے۔
(6) اُس وقت آپ خوشی منائیں گے، گو فی الحال آپ کو تھوڑی دیر کے لئے طرح طرح کی آزمائشوں کا سامنا کر کے غم کھانا پڑتا ہے (7) تاکہ آپ کا ایمان اصلی ثابت ہو جائے۔ کیونکہ جس طرح آگ سونے کو آزما کر خالص بنا دیتی ہے اُسی طرح آپ کا ایمان بھی آزمایا جا رہا ہے، حالانکہ یہ فانی سونے سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔ کیونکہ اللہ چاہتا ہے کہ آپ کو اُس دن تعریف، جلال اور عزت مل جائے جب عیسیٰ مسیح ظاہر ہو گا۔ (8) اُسی کو آپ پیار کرتے ہیں اگرچہ آپ نے اُسے دیکھا نہیں، اور اُسی پر آپ ایمان رکھتے ہیں گو وہ آپ کو اِس وقت نظر نہیں آتا۔ ہاں، آپ دل میں ناقابلِ بیان اور جلالی خوشی منائیں گے، (9) جب آپ وہ کچھ پائیں گے جو ایمان کی منزلِ مقصود ہے یعنی اپنی جانوں کی نجات۔ (2پطرس 1:3-9)

- **چھٹی آیت** ہمیں یقین دلاتی ہے کہ عیسیٰ مسیح کے پیروکار کے لئے دُکھ کوئی غیر معمولی بات نہیں۔
- **ساتویں آیت** ہمیں بتاتی ہے کہ دُکھ کا ایک مقصد یہ ہے کہ ہمارے ایمان کو تقویت ملے۔ دُکھ بھی ہماری بھلائی کا باعث بنتا ہے۔
- جو منزلِ مقصود ہمیں دُکھ قبول کرنے کی طاقت بخشتی ہے وہ بھی اِس حوالے میں بیان کی جاتی ہے۔

آیت 3: عیسیٰ مسیح کے جی اُٹھنے سے ہمیں ابدی زندگی کی زندہ اُمید ملتی ہے۔

آیت 4: آسمان پر ہمارے لئے لازوال میراث محفوظ رکھا گیا ہے۔

آیت 7: ہمارے ایمان کو تقویت ملتی ہے۔ نتیجے میں قیامت کے دن ہمیں تعریف، جلال اور عزت ملے گی۔

آیت 9: گناہ سے نجات ملنے سے ہمیں اِس دنیا میں رہتے ہوئے ایک بامعنی اور بامقصد زندگی ملی ہے۔

- اللہ کا کلام مکاشفہ کی کتاب میں ہمیں آسمان کی شان و شوکت بیان کرتا ہے۔ دنیا میں لوگ اپنی نفسانی خواہش پوری کرتے ہیں، لیکن آسمان فرق ہو گا۔ وہاں سب کچھ پاک اور مقدس ہو گا۔

> مَیں نے شہر میں اللہ کا گھر نہ دیکھا، کیونکہ رب قادرِ مطلق خدا اور لیلا ہی اُس کا مقدِس ہیں۔ شہر کو سورج یا چاند کی ضرورت نہیں جو اُسے روشن کرے، کیونکہ اللہ کا جلال اُسے روشن کر دیتا ہے اور لیلا اُس کا چراغ ہے۔ کوئی ناپاک چیز اُس میں داخل نہیں ہو گی، نہ وہ جو گھنونی حرکتیں کرتا اور جھوٹ بولتا ہے۔ صرف وہ داخل ہوں گے جن کے نام لیلے کی کتابِ حیات میں درج ہیں۔ (مکاشفہ 21:22-23،27)

- آسمان سکون اور خوشی سے بھری جگہ بھی ہے، کیونکہ حقیقی خوشی صرف اللہ کے حضور مل سکتی ہے۔

> اب اللہ کی سکونت گاہ انسانوں کے درمیان ہے۔ وہ اُن کے ساتھ سکونت کرے گا اور وہ اُس کی قوم ہوں گے۔ اللہ خود اُن کا خدا ہو گا۔ وہ اُن کی آنکھوں سے تمام آنسو پونچھ ڈالے گا۔ اب سے نہ موت ہو گی نہ ماتم، نہ رونا ہو گا نہ درد، کیونکہ جو بھی پہلے تھا وہ جاتا رہا ہے۔ (مکاشفہ 21:3-4)

مجھے کیا کرنا چاہئے؟

- یقین رکھیں کہ اللہ آپ کے دُکھ سے آپ کے لئے بھلائی پیدا کرے گا۔
- دُکھ پر پورا دھیان دینے کے بجائے اُس زندہ اُمید پر غور کریں جو خداوند عیسیٰ مسیح نے آپ کے لئے آسمان پر تیار کر رکھی ہے۔
- ضرور دعا کریں کہ آپ دُکھوں سے نجات پائیں۔ لیکن ساتھ ساتھ خدا کی حمد بھی کریں۔ اُن وعدوں کے لئے اللہ کا شکر کرتے رہیں جو ہمیں دُکھ سہنے کے قابل بناتے ہیں۔
- درجِ بالا آیات کسی دل شکستہ ایمان دار کو پیش کریں تاکہ اُس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

ذرا سوچیں تو

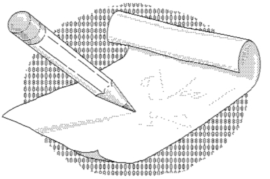

ذیل کے سوالات کے جواب دیں:

- آپ کیوں سمجھتے ہیں کہ آسمان ایک مقدس جگہ ہے؟

- آپ کا جو عیسائی بھائی یا بہن اِس وقت تکلیف میں ہے اُس کی آپ کس طرح حوصلہ افزائی کر کے مدد کریں گے؟

- جب ہم آسمان کی لازوال میراث پر اپنا سارا دھیان مرکوز کریں تو اِس سے ہمارا دنیاوی دولت کے بارے میں خیال کس طرح متاثر ہو جائے گا؟

- وہ کون سا دُکھ ہے جو آپ کے لئے سہنا مشکل ہے؟ (مثلاً دوستوں کی ٹھٹھہ بازی، نوکری نہ ملنا وغیرہ۔)

- آپ دُکھ سہتے وقت کس طرح خوشی منا سکتے ہیں؟

یاد کرنے کی آیات

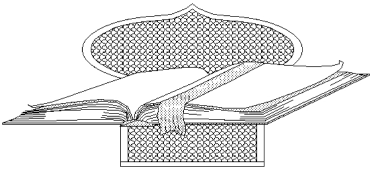

ہماری اُمید اُس خدا کے وعدے پر مبنی ہے جو کبھی بھی دھوکا نہیں دیتا۔ اُس کی خواہش یہ ہے کہ ہم ہمیشہ تک اُس کے ساتھ خوشی کی زندگی گزاریں۔ ذیل کی آیت حفظ کریں اور پھر لفظ "ہم" کی جگہ اپنا نام ڈال کر اُسے دہرائیں۔

لیکن ہم اُن نئے آسمانوں اور نئی زمین کے انتظار میں ہیں جس کا وعدہ اللہ نے کیا ہے۔ اور وہاں راستی سکونت کرے گی۔ (2پطرس 13:3)

دعا

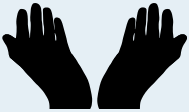

اے قادرِ مطلق خدا! تیرے وعدے کتنے عظیم ہیں! گو مَیں تیرا نوکر ہونے کے بھی لائق نہیں، تاہم تُو نے مجھے اپنا فرزند بنا کر لازوال میراث عطا کی ہے۔ میری نظر اُس زندہ اُمید پر جما دے تاکہ میرا ایمان دُکھوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے وقت ڈگمگانے نہ لگے۔ میری مدد کر تاکہ مَیں وہ کچھ بھول نہ جاؤں جو تُو نے مجھے عطا کیا ہے تاکہ مَیں تکلیف سہتے وقت بھی عیسیٰ کے نام میں خوشی مناتا رہوں۔

14 ضمیمہ 1: عیسیٰ مسیح کا پیروکار بننے کا راستہ

اپنے فرزند عیسیٰ کے وسیلے سے اللہ نے تمام انسان کے لئے نجات کا راستہ فراہم کر دیا ہے تاکہ

> جو بھی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ابدی زندگی پائے۔ (یوحنا 16:3)

خدا کا مقدس کلام واضح طور پر بتاتا ہے کہ کوئی بھی انسان یہ ابدی نعمت حاصل کرسکتا ہے۔ کس طرح؟

تسلیم کریں کہ آپ گنہگار ہیں۔

> سب نے گناہ کیا، سب اللہ کے اُس جلال سے محروم ہیں جس کا وہ تقاضا کرتا ہے،
>
> (رومیوں 23:3)

اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔

> اب توبہ کریں اور اللہ کی طرف رجوع لائیں تاکہ آپ کے گناہوں کو مٹایا جائے۔ پھر آپ کو رب کے حضور سے تازگی کے دن میسر آئیں گے اور وہ دوبارہ عیسیٰ یعنی مسیح کو بھیج دے گا جسے آپ کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ (اعمال 19:3)

یقین رکھیں کہ عیسیٰ نجات کا واحد راستہ ہے۔

> کیونکہ مَیں نے اِس پر خاص زور دیا کہ وہی کچھ آپ کے سپرد کروں جو مجھے بھی ملا ہے۔ یہ کہ مسیح نے پاک نوشتوں کے مطابق ہمارے گناہوں کی خاطر اپنی جان دی، پھر وہ دفن ہوا اور تیسرے دن پاک نوشتوں کے مطابق جی اُٹھا۔ (1 کُرِنتھیوں 15:3-4)

اُس پر ایمان لائیں جو نجات کا واحد راستہ ہے۔

> عیسیٰ نے جواب دیا، ”راہ اور حق اور زندگی مَیں ہوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آ سکتا۔“ (یوحنا 14:6)

> اُنہوں نے جواب دیا، ”خداوند عیسیٰ پر ایمان لائیں تو آپ اور آپ کے گھرانے کو نجات ملے گی۔“ (اعمال 16:31)

غرض، پہلا قدم یہ ہے کہ آپ نجات کی یہ خوش خبری قبول کر کے اپنے گناہوں سے پچھتا کر توبہ کریں اور عیسیٰ مسیح کے پیروکار بننے کی خواہش رکھیں۔ دوسرا قدم یہ ہے کہ اِس عزم کو پتِسمے سے ظاہر کریں۔ پتِسمہ نجات کا ایک خاص نشان ہے جو ہمیں خدا کی طرف سے عطا کیا گیا ہے۔ اِس سے ہم ظاہر کرتے ہیں کہ ہم گناہ کی زندگی چھوڑ کر عیسیٰ مسیح میں نئی زندگی میں داخل ہوئے ہیں۔ اِس سے ہم یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ ہم گناہ سے آزاد ہو کر اُس رشتے کی خوشی منانا چاہتے ہیں جو مسیح میں اور روح القدس کی قوت سے اللہ کے ساتھ قائم ہوا ہے۔

> کیونکہ پتِسمے سے ہمیں دفنایا گیا اور اُس کی موت میں شامل کیا گیا تاکہ ہم مسیح کی طرح نئی زندگی گزاریں، جسے باپ کی جلالی قدرت نے مُردوں میں سے زندہ کیا۔ (رومیوں 6:4)

کیا دنیا کی کوئی اَور بات ہے جو نجات کی اِس پیش کش سے اہم ہے؟ ہرگز نہیں! اب آپ کو فیصلہ کرنا ہے کہ کیا آپ اِس مفت نعمت کو قبول کریں گے کہ نہیں؟ اگر آپ کو نجات یا بپتسمے کے بارے میں کوئی سوال ہو تو ہم سے رابطہ فرمائیں۔

15 ضمیمہ 2: مسیحی اور مسیحیت

غلط فہمی سے بچنے کی خاطر "مسیحی" اور "مسیحیت" کے الفاظ سے گریز کیا گیا ہے۔ اِس کے بجائے "مسیح کا پیروکار" یا "ایمان دار" جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اِس پر زور دینے کے لئے کہ ایمان اور نجات دل ہی کے معاملات ہیں۔

لفظ "مسیحی" پاک صحائف میں پایا جاتا ہے۔ اِس سے مراد وہ شخص ہے جو مسیح کا ہے۔ لیکن آج کل یہ لفظ نہ صرف اُن کو بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جو حقیقتاً عیسیٰ مسیح کے پیروکار ہیں بلکہ بہت دفعہ یہ لفظ کسی کی معاشرتی حیثیت بیان کرتا ہے۔ بہت سے لوگ اِس لئے مسیحی کہلاتے ہیں کہ وہ نام نہاد مسیحی خاندان یا جماعت سے تعلق رکھتے ہیں گو وہ مسیح کے حقیقی پیروکار نہیں ہیں۔ نہ اُنہوں نے توبہ کی ہے، نہ مسیح میں نئی زندگی پائی ہے۔ لہٰذا غلط فہمیوں کی وجہ سے شاید بہتر یہ ہے کہ سچا ایمان دار یہ لفظ استعمال نہ کرے۔ بے شک کلامِ مقدس کے یہ الفاظ بھی درست ہیں کہ

> اگر آپ کو مسیح کے پیروکار ہونے کی وجہ سے دُکھ اُٹھانا پڑے تو نہ شرمائیں بلکہ مسیح کے نام میں اللہ کی حمد و ثنا کریں۔ (1پطرس 16:4)

لفظ "مسیحیت" عام طور پر مسیحی مذہب کا نام ہے۔ یہ لفظ اُس جماعت کی طرف اشارہ ہے جو مسیحی کہلاتی ہے۔ لیکن یاد رہے کہ ہماری روحانی زندگی اور حفاظت کسی مسیحی جماعت پر منحصر نہیں ہوتی بلکہ ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح سے تعلق پر۔

> اور ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھے جان لیں جو واحد اور سچا خدا ہے اور عیسیٰ مسیح کو بھی جان لیں جسے تُو نے بھیجا ہے۔ (یوحنا 3:17)